ماً بعد از مستقل کا مثل ہو نہیں سکتا۔ ثالثاً یہہ کہ نہ عیسےٰؑ کہیں مثل موسےٰؑ جنگ و
جہاد کئے نہ مثل موسےٰؑ مستقل شریعت لائے نہ نیا کعبہ بائے اور نہ آپکی نام
لیوا امت مثل امت موسےٰؑ ختنہ کرتے نہ قربانی دیتے اور نہ حرام کو حرام جانتے
بلکہ ساری چیزون کو جو خداوند نے پیدا کئے حلال و طیب مثل ہری ترکاری
جانتے (خط رومیون۔ باب ۱۴۔ فقرہ ۱۴ و ۲۰۔ اول خط قرنتیون باب ۱۰
فقرہ ۲۳۔ ۲۵ و ۲۶۔ خط طیطس باب ۱۔ فقرہ ۱۵) کہا جاتے ہین
پس کسیصورت سے بھی عیسےٰؑ اس بشارت کے مصداق ہو نہین سکتے۔ لہذا
شفیع المذنبینؐ جو ہر ایک طرح سے موسےٰؑ کے مشابہ ہین بلاشبہہ اس کے مصداق
ہین اور آپ کا شفیع المذنبینؐ خداوند کی طرف سے مقرر ہونا بھی بخوبی ثابت
ہے یعنے اس بشارت مین جناب باری فرماتا ہے مین اپنا کلام اسکے منہہ مین
ڈالونگا اور تمکو جو کچھہ کہ وہ کہیگا سب اسکی سنو نہین سننے والون کو سزا دونگا
الخ۔ پس وہ نبیؐ کے منہہ مین خداوند نے اسکو شفیع المذنبینؐ مقرر فرمایا سو کلام
بھی ڈالا ہے جس سے وہ نبیؐ کہتا ہے کہ خداوند نے مجھے شفیع المذنبینؐ مقرر فرمایا
ہے اب ضرور ہوا کہ ہر ایک اس بات پر عقیدہ لاوین نہین تو عذاب
لاعلاج مین مبتلا ہو نگے جیسا کہ جناب باری کا ارشاد اوپر مرقوم ہو چکا۔

سیوم شاہد استثنا - باب ۲۸ - فقرہ - ۳۳ - تیری زمین اور تیری ساری محنتوں کے پھل کو ایک گروہ جس سے تو (بنی اسرائیل) واقف نہیں ہے کھا جائیگی - یہہ ۳۴ اور تو فقط ہمیشہ ظلم کیا ہوا - اور کچلا ہوا رہیگا - الخ - موسیٰ بنی اسرائیل سے فرماتے ہیں اگر تم خداوند کے شرعوں اور احکاموں کے پابند نہ رہیں تو تمہاری املاک جو خداوند نے تمہیں عنایت فرماتا ہے ایک گروہ کو جسے تم جانتے نہیں ہمیشہ کے لئے دی جائیگی اور تم آوارہ وطن بنینگے یہان گروہ سے مراد اہل اسلام امت شفیع المذنبین ۳۰ ہے اور یہی گروہ ہے جو زمین موعود ابراہیم کو بنی اسرائیل سے چھین کے تیرا سو ۱۴۰۰ برس سے داب رکھے ہیں اور انشاء اللہ تعالے قیامت تک بھی اِسی گروہ کے تفویض رہیگی جسپر بہت سے وعید آچکے -

چہارم شاہد - استثنا - باب ۳۳ - فقرہ - ۱ - اُس (موسیٰ) نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے طلوع ہوا - اور فاران ہی کے پہاڑ پر جلوہ گر ہوا اسکے دہنے ہاتھہ ایک آتشی شریعت تھی - الخ - خداوند سینا سے آیا سے مراد یہہ ہے کہ خداوند عالم کا جلال سینا یعنے کوہ طور پر ظاہر ہوا جہان موسیٰ پر شریعت توریت نازل ہوئی شعیر سے طلوع ہوا سے یہہ مراد ہے کہ شعیر وہ مقام ہے جہان عیسیٰ انجیل شریف کی تعلیم پہلے شروع فرمائی تہا اور فاران کے پہاڑ پر جلوہ گر ہوا سے

مراد یہہ ہے کہ فاران وہ مقام عربستان ہے جہان شفیع المذنبین کو نبوت عطا
ہوئی چنانچہ حبقوق بہی اپنی کتاب نبوت کے باب ۳ - فقرہ - ۳ - مین فرماتے
ہین اور وہ قدوس کوہ فاران سے آیا - الخ - پس کوہ فاران سے آنیوالا نبی
سوا شفیع المذنبین کے اور کوئی ہو نہین سکتا اسلئے کہ کوئی نبی اس مقام سے الا
شفیع المذنبین کے آیا ہی نہین اور یہہ بہی ثابت ہے کہ اسمعیل جو جد امجد شفیع المذنبین
ہین فاران ہی مین رہا کرتے تھے - پیدایش - باب ۲۱ - فقرہ - ۲۰ - اور خدا
اس لڑکے (اسمعیل) کے ساتھ تھا - ۲۱ - اور وہ فاران کے بیابان مین رہا الخ
پنجم شاہد - زبور - باب ۱۱۸ - فقرہ - ۱۹ - صداقت کے دروازے میرے لئے
کہولو مین ان سے اندر جاؤنگا مین خداوند کی ستایش کرونگا - ۲۲ - وہ
پتہر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہے - ۲۳ - یہہ خداوند سے
ہوا جو ہماری نظرون مین عجیب ہے الخ - داؤد علیہ السلام شفیع المذنبین
کی بشارت تمثیل مین صداقت کے دروازے (یعنے مظہر ذات خدا) کے دیتے
ہین اور لوگ کی پہچانت کے لئے یہہ اشارہ بتلاتے ہین کہ صداقت کا
دروازہ یعنے مظہر ذات خدا اس شخص کی اولاد مین ہے جسکو تم (بنی اسرائیل)
نامقبول جان کے رد کر دئے یعنے گہر سے نکالدئے تھے اس نامقبول پتہر سے

مراد یہہ ھے کہ فاران وہ مقام عربستان ھے جہان شفیع المذنبین کو نبوت عطا
ہوئی چنانچہ حبقوق بہی اپنی کتاب نبوت کے باب ۳۔ فقرہ ۳۔ مین فرماتے
ہین اور وہ قدوس کوہ فاران سے آیا۔ الخ۔ پس کوہ فاران سے آنیوالا نبی
سوا شفیع المذنبین کے اور کوئی ہو نہین سکتا اسلئے کہ کوئی نبی اس مقام سے الا
شفیع المذنبین کے آیا ہی نہین اور یہہ بہی ثابت ھے کہ اسمعیل جو جد امجد شفیع المذنبین
ہین فاران ہی مین رہا کرتے تھے۔ پیدایش۔ باب ۲۱۔ فقرہ۔ ۲۰۔ اور خدا
اس لڑکے (اسمعیل) کے ساتھہ تھا۔ ۲۱۔ اور وہ فاران کے بیابان مین رہا الخ
پنجم شاہد۔ زبور۔ باب ۱۱۸۔ فقرہ۔ ۱۹۔ صداقت کے دروازے میرے لئے
کہولو مین ان سے اندر جاؤنگا مین خداوند کی ستایش کرونگا۔ ۲۲۔ وہ
پتہر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ھے۔ ۲۳۔ یہہ خداوند سے
ہوا جو ہماری نظرون مین عجیب ھے الخ۔ داؤد علیہ السلام شفیع المذنبین
کی بشارت تمثیل مین صداقت کے دروازے (یعنے مظہر ذات خدا) کے دیتے
ہین اور لوگ کی پہچانت کے لئے یہہ اشارہ بتلاتے ہین کہ صداقت کا
دروازہ یعنے مظہر ذات خدا اس شخص کی اولاد مین ھے جسکو تم (بنی اسرائیل)
نامقبول جان کے رد کردے یعنے گہر سے نکالدئے تھے اس نامقبول پتہر سے

مراد اسمعیلؑ جد امجد شفیع المذنبین ہین جنکو جناب سارہؓ نے نامقبول جانکے گہر سے
نکالدین تھین جیسا کہ ثابت ہے۔ پیدایش۔ باب ۲۱۔ فقرہ۔ ۹۔ تب سارہؓ
نے۔ ۱۰۔ ابراہیمؑ سے کہا کہ اس لونڈی (جناب ہاجرہؓ) اور اسکے بیٹے
اسمعیلؑ) کو نکالدے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اسحق کے ساتھہ وارث
نہ ہوگا۔ ۱۴۔ تب ابراہیمؑ نے صبح سویرے اٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک
لی اور ہاجرہ کو اسکے کاندھے پر دہر کردی اور اس لڑکے کو بھی اور اسے رخصت
کیا وہ روانہ ہوئی اور بیر سبع (عربستان) کے بیابان مین بھٹکتی پہرتی
تھی الخ۔ اب نامقبول جانکے رد کیا جانا سوا اسمعیلؑ کے اور کسی شخص پر ثابت
نہین پس اسی نامقبول پتہر یعنے اسمعیلؑ کی اولاد سے شفیع المذنبینؐ پیدا
کئے گئے ہین جسکی گواہی ہزارون کے روبرو صاف دیکھے فرمائیے اسپر تم
تعجب کرنا بیفائدہ ہے کیونکہ خداوند کی مرضی سے یہہ ہوا اسلئے ہماری
نظرون مین عجیب اور بہت خوب ہے۔

ششم شاہد۔ اشعیا۔ باب ۹۔ فقرہ۔ ۶۔ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد
ہوا۔ اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا سلطنت اسکے کاندھے پر ہوگی اور اس کا
نام کہلائیگا عجیب ناصح زور آور بہادر ابدیت کا باپ سلامتی کا صاحب

۷ - اور اسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی وہ داؤد کے
تخت پر اور اسکی مملکت پر آج سے لیکے ابد تک بند و بست کریگا اور عدالت
اور صداقت سے اُسے قیام بخشیگا رب الافواج کی غیوری یہہ کریگی الخ
سبحان اللہ اشیعا علیہ السلام شفیع المذنبین کی کیا صاف بشارت دیتے ہین
ساتھہ ان صفات ظاہری کے یعنے کہاندے پر علامت یعنے مہر نبوت رکھنے
والا جنگ و جہاد کرنیوالا دانا مدبر نیک نصیحت کرکے گمراہون کو مسلک ہدایت
پر لانیوالا یہا در حیات النبی سلامتی کا شاہزادہ داؤد کے تخت اور مملکت کا
قیامت تک وارث اور وہان ابدی حکومت کرنیوالا - پس یہ تمام صفات
بلاشبہ شفیع المذنبین کی ہی ہین بڑی دلیل ظاہری یہہ ھے جو کوئی قوم داؤد
کے ممالک یعنے بیت المقدس شام زمین کنعان وغیرہ کی مالک ھے وہی
خداوند کی مقدس قوم ھے اور عہد ابراہیم بہی اسی قوم کے ساتہہ ھے
پس بلاشبہ یہ املاک ۱۳۰۰ برس سے اہل اسلام کے ہاتھہ مین ہین
جس سے تو ثابت ہو گیا کہ خداوند کی مقدس قوم اہل اسلام کے سوا - اور کوئی
ہونا غلط ھے اب یہان کسی متعصب کو گنجائش نہین مل سکتی کہ اس بشارت
کو اور کسی پیغمبر پر گہڑ کے جما دے سکے - مگر عیسایون نے اس بشارت مین ایک

یہہ بڑی صنعت گری کی ہے یعنے عبرانی لفظ ایل کی جو صحیح معنی زور آور
زبردست اور بہادر ہین اس کا غلط ترجمہ خدائے قادر کر لیکے اپنی بیبل مین
لکہہ لئے اور عیسے پر اس بشارت کو جمادی ہے تاہم آپ اسکے مصداق ہونا
دشوار ہے اسلیئے کہ داؤد کی ممالک نہ آپکے ہاتھہ لگے اور نہ آپکی نام لیوہ امت
کے لہذا عیسائی صاحبون کی چالاکی ظاہر ہو گئی۔

ہفتم شاہد۔ اشعیا۔ باب ۴۲۔ فقرہ ۱۔ دیکہو میرا بندہ جسے مین سنبہالتا ہون
میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکہی وہ قومون
کے درمیان عدالت جاری کرائیگا۔ ۲۔ وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ
کریگا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سناویگا۔ ۳۔ وہ مسلے ہوے سینٹھے
کو نہ توڑیگا اور دہمکتی ہوئی بتی کو نہ بجہاویگا دایم رہے اسکا زوال نہ ہوگا اور
نہ مسلا جائیگا جبتک راستی کو زمین پر قایم نہ کرے اور بحری ممالک اسکی شریعت
کی راہ تکین۔ ۶۔ مین خداوند نے تجہے صداقت کے لیئے بلایا مین ہی تیرا ہاتہہ پکڑونگا
اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیئے
تجہے دونگا کہ تو اندہون کی آنکہین کہولے اور بندہوؤن کو قید سے نکالے
اور انکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین قید خانہ سے چہڑاوے۔ ۸۔ یہوواہ مین

ہون یہہ میرا نام ہے - ۹ - دیکہو سابق کی پیش گوئیان برآئین اور مین نئی باتین
بتلاتا ہون - ۱۰ - خداوند کے لئے ایک نئی گیت گاؤ - اے تم جو سمندر پر گذرتے
ہو - اور تم جو اسمین بستے ہو - اے بحری ممالک اور انکے باشندو تم زمین پر سرتاسر
اسکی ستایش کرو - ۱۱ - بیابان اور اسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز
بلند کرینگے پہاڑون کی چوٹیون پر للکارینگے - ۱۲ - وے خداوند کا جلال ظاہر
کرینگے اور بحری ممالک اسکی ثناخوانی کرینگے - ۱۳ - خداوند ایک بہادر کی مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت اسکائیگا وہ چلائیگا وہ جنگ کے لئے
بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا - الخ - اس بشارت مین شفیع المذنبین
کا صاف نام احمدؐ ۳۵۰ برس کے آگے کی عبارت مین لکہا ہوا تھا
جسکا ذکر احمدؐ بن ادریس عراقی نے اپنی کتاب باجوبہ الفاخرہ مین کئے ہین
سو ہم اس عبارت کو یہان تحریر کردیتے ہین - میرا بندہ جو مجہے خوش کریگا
مین ڈالونگا اپنا کلام اسکے منہہ مین اور ظاہر کریگا سب امتون پر میرا عدل
وصیت کریگا انہون کو بہت سی باتین نہ پکاریگا اور نہ ہنسیگا کہولیگا
اندہی آنکہین اور شنوا کریگا بہرے کان اور زندہ کریگا موے دلان اور
جو مین اسکو دونگا سو دوسرون کو نہ دونگا نام اسکا احمدؐ ہے ستایش

کریگا اللہ کی نئی ستائش آئیگا بہار زمین سے خوش ہونگے اس سے بیابان
اور وہان کے رہنے والے اور اللہ کی توحید کرینگے نہ مغلوب ہوگا اور نہ
میل کریگا خواہشون طرف اور وہ اللہ کا نور ہے نشانی اسکی بادشاہت
کی اسکے شانے پر ہے الخ۔ اور اسیکے مطابق اشعیا کی کتاب جسکو اسکان
قسیس ارمنی نے ۱۶۶۶ء مین زبان لیاٹن سے زبان ارمنی مین ترجمہ
کیا اور وہ کتاب ۱۷۳۳ء مین چھاپے خانے مین انتونی پورتولی کے چھاپی
گئی اور اسمین صاف لکھا ہے۔ کہ تسبیح کرو اللہ کی نئی تسبیح اور نشانی اسکی
سلطنت کی اسکے پشت پر ہے اور نام اس کا احمدؐ ہے الخ۔ چنانچہ وہ کتاب
ارمنیون کے پاس موجود ہے دیکھہ لیجیئے اور یہہ عبارت یعنے نام اس کا
احمدؐ ہے الخ۔ ۱۸۱۱ء مین چھاپی ہوئی کتاب مین یون مبدل ہوئی
اور بزرگ ہوگا نام اسکا۔ الخ۔ پہر یہہ عبارت دوسری چھاپی ہوئی
کتاب مین جسکو رچرڈ واٹسن نے ۱۸۴۲ء مین لنڈن مین چھاپا صاف
نکالے گئی تاہم موجودہ عبارت جسکو ہم نے ابتدا مین لکھی ہے شفیع المذنبین
کی نبوت و رسالت کے ثبوت پر بس ہے یعنے یے صفات خداوند کا
بندہ نہ اسکے مقابل والا۔ خداوند اس سے راضی اور خداوند کی وحی

اس بندہ پر تمام اقوام کو نصیحت ہدایت کرنا اور انپر ابد تک عدالت کرنا
بحری ممالک اسکی شریعت کی راہ تکنا۔ خدا تعالی اسکا محافظ ہونا۔ وہ
اندہون کی آنکہون کو نور ایمان سے کہولنا۔ ضلالت کے قیدیون کو
مسلک ہدایت پر لانا۔ بہادر کی مانند لوگ کو جنگ کے لئے بلانا۔
خداوند مطلق کا جلال ظاہر کرنا قیدار کے آباد دیہات خوشی کرنا۔ اور
پہاڑون کی چوٹیون پر للکارنا اور بحری ممالک ثناخوانی کرنا بلاشبہ
شفیع المذنبین کی ہی ہین جسپر بڑی دلیل یہہ ہے کہ قیدار کے آباد دیہات
خوشی کرینگے۔ کیونکہ حضرت خواجہ قیدار کی اولاد سے ہین اور قیدار بن
اسمٰعیل ہین۔ پیدایش باب ۲۵۔ فقرہ ۱۳۔ اول تواریخ۔ باب ۱۔ فقرہ
۲۹۔ پس شفیع المذنبین کا قیدار کی اولاد سے مبعوث ہونا باعث سارے
گہرانون کی خوشی کا تھا اسلئے خداوند نے فرمایا قیدار کے آباد دیہات
بیابان وغیرہ مین خوشی کرینگے ورنہ اور کسی نبی کے غیر قوم مین پیدا ہونے
سے قیدار کے گہرانون کو خوشی کیونکر ہو۔
ہشتم شاہد۔ اشعیا۔ باب ۵۹۔ ۶۵۔ ۶۶۔ یرمیاہ باب ۲۔ ۲۵۔ ۴۹۔
۵۰۔ حزقیل۔ باب ۳۹۔ زکریا۔ باب ۱۳ مین شفیع المذنبین کے جنگ
جہاد کا بیان صاف صریح مرقوم ہے لسبب خوف طوالت کے تحریر نہین ہوا

نہم شاہد - یرمیا - باب ۶ - فقرہ - ۲۲ - خداوند یون کہتا ہے کہ دیکہہ
اتر کی مملکت سے ایک قوم آتی ہے اور دنیا کی سرحدون سے ایک بڑی
گروہ برپا کیجایئگی - ۲۳ - وے کمان اور نیزہ استعمال کرتے وے سنگدل ہین
اور رحم نہین کرتے اُنکے نعرون کی صدا سمندر کی مانند ہے اور گہوڑون
پر سوار ہوتے اور جنگی مَردون کی مانند تیرے مقابل اے صیہون کی بیٹی
(بنی اسرائیل) وے صف باندہتے ہین - ۲۴ - ہمنے اُنکا شہرہ سنا ہے
ہمارے ہاتہہ ڈہیلے ہو گئے ہم مصیبت مین اور درد مین جننے والی عورت
کی مانند گرفتار ہین - الخ - یوئیل - باب ۲ - فقرہ - ۱ - صیہون مین تُرہی
پہونکو میرے (خداوند کے) مقدس پہاڑ پر چہوٹی بڑی آواز سے
پہونکو سرزمین کے سارے باشندے کانپین کیونکہ خداوند کا دن چلا
آتا ہے ہان آہی پہونچا ہے - ۲ - اندہیری اور تاریکی کا دن ابر سیاہ اور
گہن گہور کا دن جسطرح سے کہ صبح کی روشنی پہاڑون پر پڑتی ہے ایک
قوم بڑی زور آور ہے کہ ویسی آگے ہی کبہی نہین ہوئی اور برسون
تک پشت در پشت ہرگز نہین ہوگی - ۴ - اُنکی نمود گہوڑون کی سی
نمود ہے اور سوارون کی مانند دوڑتے ہین - ۵ - پہاڑون کی چوٹیون

پر رتھون کے ہڑہڑانے کی مانند وے پھاندتے ہین اگ سوزان کی مانند
جو ڈہڑ ڈہڑ جلتی اور گھونٹی کو کھالیتی ہے وے ایک زور آور قوم کی طرح
جو لڑائی کے لئے صف باندہتے مستعد ہین۔ ۶۔ انکے روبرو لوگ
تہرتہراتے ہان سبکے چہرون کا رنگ فق ہوجاتا۔ ۷۔ وے پہلوانون کی
مانند دوڑتے جنگی جوانون کی طرح دیوار پر چڑھ جاتے اور وے اپنی صف
کو نہ توڑتے۔ ۸۔ اور اگر جنگی ہتیارون پر گرے تو بہی شکست نہین کھاتے
۱۰۔ انکے آگے زمین کانپتی آسمان تہرتہراتے سورج اور چاند تاریک ہوجاتے
سارے ستارے اپنی روشنی دینے سے باز آتے۔ ۱۱۔ اور خداوند
اپنی لشکر کے آگے اپنی آواز سنائیگا۔ الخ۔ یرمیا اور یوئیل علیہم السلام بالاتفاق
شفیع المذنبین اور آپکی امت مرحومہ کی وصف بصافی تمام ظاہر کردئے
ہین اگر کسیکو ان صفات کا اہل اسلام مین ہونیکا شک رہے تو فتوح شام
واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے رفع شک کرلین جسمین تمام بیان جنگ جہاد
پیشوائے اہل اسلام اور انکے امتیان نیک انجام کا اچھی طرح سے مصرح ہے
اور یہی لوگ ہین جو وقت جنگ وجہاد بہ آواز بلند تکبیر بولا کرتے ہین
دہم شاہد۔ دانیال۔ باب ۲۔ فقرہ ۴۴۔ اور ان بادشاہون کے

ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضے مین نہ پڑیگی وہ ان سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی۔ الخ۔ باب ۲۔ فقرہ ۴۴ اور تمام آسمان تلے کے سارے ملکون کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالی کے مقدس لوگون کو بخشی جائیگی اسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے الخ۔ دیکہو بانصاف تمام موافق پیش گوئی دانیال علیہ السلام کہ خدائیتعالی کے آخر زمانے کے مقدس لوگ اہل اسلام کے سوا۔ اور کوئی ہو نہین سکتے اسپر بڑی دلیل یہہ ہے کہ زمین موعود ابراہیم یعنے بیت المقدس شام اور زمین کنعان وغیرہ جو خداوند کے مقدس لوگ کون ہین بتلانے والے ہین۔ ۱۳۰۰ سو برس سے اہل اسلام کے ہاتہہ مین ہین اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک بہی انہین کے قبض و تصرف مین رہیگی جسپر بہت عہد آچکے ہین۔ پس بلاشبہ خداوند کے مقدس لوگ سوا۔ اہل اسلام کے اور کوئی قوم ہو نہین سکتی کیونکہ یے املاک انہین کے ہاتہہ مین ہین۔

یازدہم شاہد۔ ملاکی۔ باب ۳۔ فقرہ ۱۔ دیکہو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا اور وہ خداوند

جسکی تلاش مین تم ہو ہان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی
ھیکل مین ناگہان آویگا دیکھو وہ یقیناً آویگا رب الافواج۔
فرماتا ھے الخ سبحان اللہ ملاکی شفیع المذنبین کی خبر کیسا صاف
دیتے ہین اور لوگ کی سمجہان کے واسطے بصفائی تمام کہتے ہین
کہ وہ عہد کا رسول ھے یعنے جسکے پیدا کرنے کو خدا تعالی ابتدا مین عہد
کر چکا اور جسکی خبر توریت مین ھے (استثنا باب ۱۸) دیکھو دوم شاہد
اور جسکی تلاش مین تم ہو دیکھو اسکی شرح چہاردہم شاہد ھے۔

دوازدہم شاہد۔ متی۔ باب ۲۱ فقرہ ۴۲ و ۴۴۔ عیسےؑ نے انہین (علماء یہود) کو
کہا کیا تم نوشتون مین کبہی نہین پڑہا کہ جس پتہر کو راہگیرون نے ناپسند
کیا وہی کونے کا سرا ہوا۔ اور خداوند کی طرف ھے اور ہمارے
نظرون مین عجیب۔ ۴۳۔ اسلئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت
تم (بنی اسرائیل کے گہرانون) سے لی جائیگی اور ایک قوم (اہل اسلام)
کو جو اسکے میوہ لاوے دی جائیگی۔ ۴۴۔ جو اس (نا مقبول و ناپسند) پتہر
پر گریگا چور ہو جائیگا پر جسپر وہ (ناپسند پتہر) گرے اُسے پیس ڈالیگا
الخ۔ اور مرقس۔ باب ۱۲ اور لوقا۔ باب ۲۰ مین بہی یہی مضمون ھے

ان تینون انجیلون سے ثابت ہے کہ مسیح بنی اسرائیل سے صاف فرما دیئے
کہ خدا تعالی کی بادشاہت (یعنے نبوت کا عطا ہونا جو انکے گہرانون مین
ہزار ہا سال سے تہا موقوف ہو جاکر) غیر قوم کے اس شخص کو دی جائیگی۔
جکو تم (بنی اسرائیل) نامقبول جانکے گہر سے نکال دئے تھے پس یہہ نامقبول
شخص سوا اسمعیل کے جو جد امجد شفیع المذنبین ہین اور کوئی ہونا دشوار ہے
جیسا کہ پنجم شاہد مین ثابت ہو چکا لہذا اس بشارت کے مصداق
شفیع المذنبین ہی ہین اور یہہ بہی آپ ہی کی صفات ہین کہ جنسے
مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا وہ فنا ہوا۔ اور جسپر آپ چڑہائی کی وہ چور چور ہوا
سیزدہم شاہد۔ یوحنا۔ باب ۱۶۔ فقرہ ۷۔ مین (عیسے) تمہین
(حواریان مسیح) کہتا ہون تمہارے لئے میرا جانا ہی فائیدہ ہے اگر مین
نہ جاؤن تسلی دینے والا تم پاس نہ آئیگا پر اگر مین جاؤن تو مین اسے تم
پاس بہیجدونگا۔ ۸۔ وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت
سے تقصیر وار ٹہرائیگا۔ ۹۔ گناہ سے اسلئے کہ وے (یہود) مجہپر ایمان
نہین لائے۔ ۱۰۔ راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم
مجہے پہر نہ دیکہو گے۔ ۱۱۔ عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر

حکم کیا گیا ہے - ۱۳ - لیکن جب وہ (تسلی دینے والا) یعنے روح حق آوے تو
وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھہ وہ
سُنیگی سو کہیگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگی - الخ - دیکھو بلا تعصب کے
کہ موافق اس پیشگوئی عیسے کے شفیع المذنبین بعد عیسے کے انسان کی صورت
سے میدانمیں ہزارہا لوگوں کے روبروان صفتوں کے ساتھہ ظاہر ہو کر
عیسے کی ستائش کی اور آگی نبوت و رسالت کے منکروں اور آپ مارے
گئے کہنیوالوں کو گناہ گار ٹھہرائے اور آپ سچائی سے آسمان پر گئے سو گواہی دی
ورنہ یہودیوں نے آپکو شعبدہ باز اور جادوگر گمان کر لیا تھا - اور جہان پر کہ آپ ٹلکئے
گئے اور حکم نکالے اور سب چیزیں سکھلائیں اور آئندہ کی بہی خبریں دیں
لہذا یہہ بشارت شفیع المذنبین کی ہی شان میں ہے - لیکن بعض عیسائیوں کا یہہ
گمان ہے کہ یہہ پیش گوئی آتش کے زمانہ پر ہے جو بہت ہی چند روز بعد عروج
مسیح حواریوں کو نظر پڑا تھا - یہہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے کیونکہ اس زمانہ
میں بالا مذکور صفتیں وقوع میں نہیں آئیں تھیں -

چہاردہم شاہد - یوحنا - باب ۷ - فقرہ - ۴۰ - تب ان لوگوں میں سے
بہتیروں نے یہہ سنکر کہا فی الحقیقت یہی وہ نبی ہے اوروں نے کہا

یہہ مسیح ہے - ۴۱ - پر بعضون نے کہا کیا مسیح جلیل سے آتا ہے - ۴۲ -
کیا کتابون مین یہہ بات نہین کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت الحم کی بستی
سے جہان داؤد تہا آتا ہے - الخ - یوحنا - باب ۱ - فقرہ - ۱۹ - اور یوحنا
(یحیے) کی گواہی یہہ تھی جبکہ یہودیون نے یروشلم (بیت المقدس) سے کاہنون
اور لاویون (علماء و فقہا) کو بھیجا کہ اس سے پوچھین تو کون ہے - ۲۰ - اور
اسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون - ۲۱ - تب
انہون نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے پس آیا تو وہ نبی ہے اسنے
جواب دیا نہین الخ - ان عبارات سے صاف واضح ہے کہ یہود کی دینی کتابون
مین یہہ مرقوم تھا کہ دو بڑے مقدس عظیم الشان دنیا مین تشریف لانیوالے
ہین ایک مسیح داؤد کی اولاد اور بیت لحم کی بستی سے دوسرے وہ نبی جنکی تلاش
مین یہ لوگ تھے اور انکو پانے کے لئے یہہ قاعدہ مقرر کر لئے تھے کہ جب کسی
مقدس کا ظہور ہوتے ہی اپنے علماء اور فقہا کو اس پاس بھیج دریافت کرلیتے
کیا تم مسیح ہو یا وہ نبی لیکن جب اس سے جواب نفی پاتے خاموش رہجاتے
تھے اسیطرح یحیے کے زمانہ مین بھی عادت قدیم موافق اپنے علماء و فقہا کو انکے
پاس بھیجکے دریافت کر لئے کہ یحیے نہ مسیح ہین اور نہ وہ نبی اور جب عیسے کا

ظہور رہا تب یہ معلوم کرلئے کہ آپ ہی مسیح ہیں نہ کہ وہ نبی لیکن بعضوں نے
مسیح کو جو وہ نبی ہونیکا گمان کیا تھا انکا شک آپس کی بحث سے
یوں رفع ہوا کہ مسیح جو ہے داؤد کی نسل اور بیت اللحم کی بستی سے آنیوالا ہے
چنانچہ ویسا ہی آپ تشریف لائے جیسا کہ عیسائی صاحبوں کا عقیدہ ہے
پس علماء وفقہائے یہود کی تحقیقات سے یہہ بات صاف ظاہر ہوگئی
کہ مسیح وہ نبی نہیں مگر سوا عیسےٰ کے ہے جو عیسےٰ کے زمانے تک بھی نہیں آیا
تھا لیکن وہ مقرر بعد عیسےٰ کے آنیوالا ہے اب عیسائی صاحبان بلا تعصب
کے بغور فرماویں کہ کونسا نبی ہے جو بعد عیسےٰ کے آیا ہے یہہ سوا شفیع المذنبین
کے کوئی نہیں ہو سکتا لہذا آپ ہی وہ نبی تھے جنکی تلاش یہود لوگ ہر ایک
زمانے میں کرتے تھے۔ یہاں تامل کی جا ہے کہ لفظ وہ یعنے ضمیر وہ کی
مسیح پر نہیں بلکہ نبی پر ہے جس کا آنا بلاشبہہ اس نبی کی خصوصیت کو ظاہر
کرتا ہے یعنے بصاف تمام یہہ بتلاتا ہے کہ اس نبی کی خبر آگے کی کتابوں میں آئی
ورنہ اسکا آنا بیفائدہ ہے۔ تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ اس نبی کی خبر
توراۃ یعنے استشنا باب ۱۸ میں ساتھہ الفاظ وہ نبی کے اور ملاکی باب ۳
میں عہد کا رسول کرکے آئی ہے جس سے واضح ہوا کہ وہ نبی سے مراد نبی موعود

ومعہود ہے یعنے جکے پیدا کرنیکے لئے خداوند نے ابراہیم سے عہد (پیدائش
باب ۱۲ و ۱۵) اور موسیٰ سے وعدہ (استثنا باب ۱۸) کیا تھا پس
جہان کہین الفاظ وہ نبی ذکر کے یہود و عیسائی کی دینی کتابون مین لکھا ہے
تو یقیناً وہی نبی موعود و معہود سے مراد ہے چنانچہ یہود کی بھی یہی پہچان
تھی اسلئے اسکا نام وہ نبی ہی رکھدئے تھے اور ہر زمانہ مین تمام خاص و
عام مین یہی نام مشہور اور رائج ہو گیا تھا لہذا وہ نبی بلا شبہ شفیع المذنبین
ہی ہین جنکی خبر ابتدا سے چلی آتی ہے۔

پانزدہم شاہد۔ مکاشفات۔ باب ۱۴۔ فقرہ ۱۴۔ پہر مین نے نظر کی
اور دیکھو ایک سفید بدلی پر کوئی ابن آدم سا بیٹھا تھا جسکے سر پر سونے کا
تاج اور اسکے ہاتھ مین ایک تیز ہنسوا تہا اور ایک فرشتہ ہیکل سے نکلا
اور اسے جو بدلی پر بیٹھا تھا بڑی آواز سے پکارا کہ اپنا ہنسوا لگا اور کاٹ
کیونکہ تیرے کاٹنے کا وقت آیا کہ زمین کی زراعت پک گئی۔ ۱۶۔ اور اسنے
جو بدلی پر بیٹھا تھا اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور زمین دور کی گئی الخ۔ باب ۱۹
فقرہ ۱۱۔ پہر مین نے آسمان کہلا دیکھا اور دیکھو کہ ایک نقروی گھوڑا اور اسکا
سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے

۱۲- اور اسکي آنکہین آگ کے شعلہ کي مانند اور اسکے سر پر بہت سے تاج اور اسکا
ایک نام لکہا ہوا ہے جسے اسکے سوا کسي نے نہ جانا- ۱۳- اور خون مین ڈوبا
ہوا لباس وہ پہنے تہا اور اسکا نام کلام خدا ہے- ۱۴- اور وے فوجین جو
آسمان مین ہین صاف اور سفید اور کتاني لباس پہنے ہوے نقرئي گہوڑون
پر اسکے پیچہے ہولین- ۱۵- اور اسکے منہہ سے ایک تیز تلوار نکلتي ہے کہ وہ
اس سے فوجون کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے انپر حکمراني کریگا-
۲۱- اور جو باقي تہے سو اس گہوڑے کے سوار کي تلوار سے جو اسکے منہہ سے
نکلتي تہي قتل کئے گئے اور سارے پرندے انکے گوشت سے سیر ہوئے الخ
ان عبارتون سے بلاشبہہ شفیع المذنبین کي نبوت رسالت فضیلت جنگ
وجہاد حکومت عدالت و بادشاہت دیني و دنیوي ظاہر ہے جسکو یوحنا نے
خواب کے وسیلے سے معلوم کئے اور یہہ بہي نص قران شریف سے ثابت
ہے کہ آپ ہي کي مدد پر بحکم خداوند واحد مطلق ملک آسمان سے آئے-
اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْ
دِفِيْنَ ۝ یعنے جو وقت تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمہارے
پکار کو کہ مدد بہیجونگا تمہاري ساتہہ ہزار کے فرشتون سے پیچہے پیچہے آنیوالے انتہی

اور کفارون کو قتل کرنے پر خداوند سے تعلیم پائے اور مارے۔ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ یعنے پس مارو اوپر گردنون کے اور مارو ان (کافرون) مین سے ہر پوری پر۔ اور بعد وصال شریف شفیع المذنبین کے آپکی امت مرحومہ کی مدد پر بہی ملک تائید کے لئے آئے جسپر فتوح شام واقدی رحمت اللہ علیہ گواہ ہے۔

شانزدہم شاہد۔ انجیل برنباس مین بہت سی بشارات شفیع المذنبین کے نام سے صاف صریح موجود ہین جیسا کہ جارج سیل صاحب مترجم قران شریف جنہون نے اس کلام پاک کے انگریزی ترجمہ کے دیباچہ کے۔ ۸۔ صفحہ مین شاہد ہین مگر عیسائی اس انجیل کو محرف بتلاتے ہین ورنہ شفیع المذنبین کی رسالت کے قایل ہونا لازم پڑتا ہے پس جب اتنی وفور گواہیان ابتدا سے انتہا تک عیسایون کی معتقد کتابون مین موجود ہین تو آپ (روزنٹ گولڈسمت صاحب) تعصب مذہب سے اتنے چشم پوشی کر کے شفیع المذنبین کی نبوت و رسالت کا انکار کرنا بالکل بڑی بے انصافی اور حق پوشی ہے

دویم دعوہ۔ یہہ کہ قران شریف سے ثابت نہین کہ محمد مصطفے شفیع المذنبین ہین الخ۔ جاننا چاہئے کہ شفیع المذنبین کا معنی یہہ ہے کہ گنہگارون کی نجات

اور

اور بخشش خداوند مطلق سے چاہنے والا پس گناہ گارون کے لئے شفاعت کرنے
کی صفت خاص محمد مصطفےٰ کی اور اسکا اذن آپ کو عطا ہو چکا سو قرآن شریف
کی ان آیات بابرکات سے بخوبی ثابت ہے جو کوئی گوش شنوا رکھتا ہے سنے
سورۃ التوبہ رکوع ۱۶ - لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ صاحب تفسیر حسینی اسکی شرح
یون فرمای جسکا ترجمہ یہہ ہے - یعنے البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول
تمہاری قسم سے تا واسطے سے جنسیت کے اس سے ملاقات کرین اور فائدہ
اٹھاوین اے عرب لوگ رسول ایک تمہارے مین سے آیا ہے کلام کرنیوالا
لغت عرب مین یا قبیلے سے تمہارے کہ تمام اہل عرب کے ساتھہ اسکا رشتہ
لگا ہوا ہے یا فاضلتر و شریفتر تمہارے سے حسب و نسب مین اور بہت
سخت و دشوار ہوتا ہے اسپر اگر تم کسی رنج مین پڑ جاؤ یا اگر تم کچھہ گناہ کرو اسکا
عذر کرنا اور شفاعت مانگنا اسی پر ہے - دوسری صفت وہ رسول
کی یہہ ہے کہ وہ حرص رکھنے والا ہے تمہارے اسلام پر اور مومنون پر مہربان
اور بخشانے والا ہے اور حق سبحانہ تعالی کسی پیغمبر کو اپنے دو نامون کے
ساتھہ خصوصیت نہین دیا مگر ہمارے پیغمبر کی شان مین - خود فرمایا کہ اللہ تعالے

لوگون پر رؤف و رحیم ہے اور پیغمبر کی شان مین فرمایا کہ مومنون پر رؤف
و رحیم ہے یہہ ایک وجہ تفضیل آنحضرت کی ہے دوسرے انبیاء پر ہے۔ انتہی
ما عنتم کی شرح صاحب تفسیر یون فرمائی ہے کہ اگر تم رنج مین پڑجاؤگے تو
رسول پر سخت دشوار ہوتا ہے اور مومنون کا بڑا رنج یہی ہے کہ قیامت مین دہشت
عذاب دوزخ جس مومنین عذاب دوزخ کی دہشت سے رنج مین پڑینگے وہ رنج
شافع محشر کے خاطر مبارک پر بہت سخت ہوجائیگا پہر اس عذاب کو اس رنج
کرنیوالا خداوند کی طرف سے وہی نبی مقرر ہوا جسکی شان مین حریص علیکم بالمومنین
رؤف رحیم فرمایا۔ سورہ یونس رکوع ۱ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَھُمْ
قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ صاحب تفسیر حسینی اسکی شرح یون فرمائی
جسکا ترجمہ یہہ ہے اور بشارت دو مومنون کو کہ انکے واسطے پیش رو نیک ہے
یعنے ایمان اور طاعت اور فرمائے ہین کہ مراد قدم صدق سے سابقہ ازلی ہے
کہ حق سبحانہ تعالی وعدہ رحمت دیچکا مومنون کی نجات مین۔ اور عین المعانی
مین محمد مصطفے مراد قدم صدق سے اپنی شفاعت فرماتے ہین پس اس سے
صاف ثابت ہے کہ آپ شفیع المذنبین ہین۔

سورہ یونس رکوع ۱ ۔ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ۔ صاحب تفسیر حسینی

اسکی شرح یون فرمائی جسکا ترجمہ یہہ ہے نہین ہے کوئی شفاعت کرنیوالا روز قیامت مین مگر بعد از اذن دینے خدا کے اسکو شفاعت مین یہہ کلام بتون کی شفاعت کا رد ہے اور ماذون کی شفاعت کا اثبات ہے۔ اور ماذون کی معنی یہہ ہے کہ اذن دیا گیا اور اذن دئے گئے خاص محمد مصطفٰے کی ہی ذات مبارک ہے جو اوپر کے آیات سے صاف ظاہر اور روشن ہے۔

سورہ مریم رکوع ۶- لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ صاحب تفسیر حسینی اسکی شرح یون فرمائی جسکا ترجمہ یہہ ہے نہین سکینگے اور نہ پاوینگے متقی نہ مجرم درخواست کوئی شفیع کی مگر جو لے لیا ہو نزدیک رحمان کے پیمان واسطے شفاعت کے۔ اور وہ پیمان توحید اور عمل صالح ہے یا کوئی نہ سکیگا کسیکی شفاعت کرنے مگر جسنے خدا سے اذن پایا ہو۔ صاحب تفسیر عہدًا سے ایمان وعمل بہی اور اذن شفاعت بہی فرماتے ہین حقیقت مین یے تینون وسیلے نجات کے ہین۔ اور اتخذ صیغہ ماضی ہے جو لیلیا اسکا معنی ہے اسلئے صاحب تفسیر نے فرمایا وہی شفاعت کریگا جو اذن لیلیا اور صاحب تفسیر مدارک نے بہی اتخذ کی تفسیر یون فرمائی ہے یعنے شفاعت نہین کریگا مگر حکم دیا گیا واسطے شفاعت کے اذن دیا گیا اسکو شفاعت مین پس ظاہر

ہے کہ سوائے محمد مصطفے کے خدا سے اذن شفاعت کوئی نہین لیا۔
سورہ طہٰ رکوع۔ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ صاحب تفسیر مدارک اسکی شرح یون فرمائی جسکا ترجمہ یہہ ہے روز قیامت مین نفع نہین کریگی شفاعت مگر شفاعت اسکی جو اذن دیا اسکو رحمٰن نے یعنے نفع نہین کریگی مگر شفاعت اسکی جسکو اذن دیا رحمٰن نے یعنے اذن دیا شفاعت کرنیوالیکو شفاعت مین اور راضی ہوا قول شفیع سے یعنے راضی ہوا قول سے شفاعت کرنیوالیکے کہ جسکی شفاعت کرتے ہاین وہ مسلمان ہو۔ لفظ اذن اور رَضِيَ ہر دو صیغہ ماضی کے ہاین معنے اسکے یہی ہاین کہ خداوند کریم نے اذن شفاعت دیچکا اور قول شفیع سے راضی ہوچکا پس بلاشبہہ محمد مصطفے شافع محشر ہونے پر اذن ہوچکا ہے۔
سورہ الانبیاء۔ رکوع۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝
صاحب تفسیر حسینی اسکی شرح یون فرمائی جسکا ترجمہ یہہ ہے اور نہین بھیجے ہاہم تیرے تئین اے محمد مگر خاص بخشایش عالم کے لئے حضرت رسول رحمت ہاین خاص مومنون کے لئے کہ ساتہہ آپ کے (مومنان) راہ پائے ہاین (جیسا کہ محمد مصطفے فرماتے ہاین) ہاہین ہومین مگر رحمت اور راہ بتانے والا۔ اور رحمت ہے (محمد مصطفے

واسطے کافرون کتین کہ سبب سے ان (محمد مصطفےٰ) کے پہنچانے سے عذاب کے
بیفکر رہے (یعنے محمد مصطفےٰ کی شفاعت کافرون کے لئے یہی تھی باوجود کفار
حضرت کو اور مومنون کو مدام اذیت پہنچاتے رہنے کے انکو عذاب آلہی نازل
نہین ہوتا تھا جیسا کہ آگے کے نبیون کے وقت مین قہر نازل ہوجاتا تھا۔ کیونکہ
حضرت کفارون کے بیچ مین ایک رحمت تھے اسلئے خدائیتعالی اس رحمت
کی برکت سے دنیا مین کفارون پر قہر نازل نہین کرتا تہا جیسا کہ فرماتا ہے) نہین ہے
اللہ تعالی تاکہ عذاب کرے ان (کفارون) کو (کیونکہ تو اے محمد) انکے بیچ مین ایک
رحمت ہے) کشف الاسرار مین آیا ہے کہ رحمت سے ان (محمد مصطفےٰ کے
ہووے (یعنے حضرت کی کیسی رحمت تھی دیکھئے کہ) امت کتین کسی مقام
مین فراموش نہین کئے اگر مکہ معظمہ مین تھے اگر مدینہ طاہرہ اور اگر مسجد مکرم اور
اگر اپنے حجرہ طاہرہ مین اسیطرح اوپر عرش اور مقام قاب قوسین مین بھی
یاد فرمائے کہ سلامتی ہوئی جو اوپر ہمارے اور اوپر نیک بندون کے۔
اور قیامت مین مقام محمود مین بساط شفاعت بچھا کر کھینگے امتی امتی
انتہے اس آیت سے ثابت ہے کہ محمد مصطفےٰ صرف شفاعت عالم کے لئے ہی
مبعوث ہوے عالم سے مراد تمام خلایق ہین یعنے مومن اور کفار۔ محمد مصطفےٰ کا

دین اور دنیا مین شفیع مؤمنین مقرر ہونا بالامد کو رآیات سے بخوبی ثابت ہے۔
مگر کفارون کے لئے آپکی شفاعت مومنین کی سی نہین لیکن دنیوی عذاب سے
ان (کفار) کو رہائی ملی اسلئے کہ محمد مصطفے جو رحمت الہی ہین دنیا مین تشریف
شریف لانے کے باعث عذاب الہی کفارون پر نازل نہین ہوتا تھا جیسا کہ باری
جل وجلالہ وعظم شانہ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ؕ یعنے نہین ہے
اللہ تعالے تا کہ عذاب کرے ان (کفارون) کو انتہے۔ لہذا محمد مصطفے کا شفیع
العلمین ہونا بخوبی ثابت ہے۔

سورہ الم نشرح۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ؕ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ
صاحب تفسیر حسینی اسکی شرح یون فرمائی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنے اتار دئے ہم
(خدائیتعالی) بہاری وزن کو تمہارے جو گران کردیا تھا پیٹھہ کو تمہارے
وہ غم کفار تھا اور اصرار انکا کفر پر اور تعرض آنحضرت کی اور فرمائے ہین کہ
مراد امت کے گناہ کا غم ہے کہ اس سے گران بار تھے تم۔ اسکو ہم اتار دئے
اور شفاعت تمہاری انکے حق مین قبول کئے اس سے صاف ظاہر ہوچکا کہ غم
کفار اور انکا اصرار کفر اور امت کے گناہ کا غم محمد مصطفے کے خاطر مبارک پر
بہت بہاری تھا اسلئے خداوند کریم نے غم کفار کو دفع کیا اور اصرار کفر سے انکو

دور کیا جو دور کرنا مقصود تھا اور امت کے گناہ کی بخشش کے واسطے آپکی شفاعت
کو انکے حقمین قبول کیا تب فرمایا بالا مذکور آیات - اور وضعنا ہی صیغہ ماضی
کا ہے اس سے بہی صاف ظاہر ہے کہ خداوند تعالے نے محمد مصطفے کو اذن
شفاعت دیکا اور امت کے گناہون کا جو بڑا بوجہہ تھا دفع فرمایا اور بالکل
مٹا دیا - پس بالا مذکور آیات قران شریف سے محمد مصطفے شفیع المذنبین مقرر
ہونا بخوبی ثابت ہے اگر آپ (روزنڈ گولڈ اسمت صاحب) اُن آیات کا
بہ تحقیق تمام بلا تعصب مذہب تفاسیرون کی وساطت سے تلاوت کر لیتے
ہرگز ایسے مغالطہ مین نہ پڑتے اگر دیکہہ لئے ہین تو معلوم ہوا شاید کسی وہابی کی
اشتعالک مین آجا کر یہہ بنیادی سوال کر بیٹھے مخفی نر ہے کہ یہہ فرقہ گمراہ سنہ ۱۱۹۸ ہجری
یعنے سنہ ۱۷۸۴ع کا استادہ ہر ایک کو گمراہ کرنے پر آمادہ کا قران شریف کے معنون
کو جہوٹی توجیہ سے سمجہا کر راہ رست سے لوگون کو برہم کرنیکا پیشہ ہے اور انکو
برملا دنیا اور عقبے مین شرمندہ کرانا اور خجالت دلانا انکا منشہ ہے چنانچہ عبدالوہاب
انہون کے پیر و مرشد یعنے فرقہ وہابیہ کے موجد نے بہی عربستان مین لوگون کو
بہکانے اور اپنے رویہ نامناسبات کو جاگیر کرانے اور لوگون کو دین حق سے
پہرانے اور آفات و بلیات مین انکو پہسانے پر بہت سے ہاتہہ پیر مارے

اور بزرگون کی مزارین توڑ ڈالے آخرش نتیجہ بھیہ پائے کہ جناب محمد علی والیٔ مصر کے ہاتھہ سے بہت پیرویون کے ساتھہ راہ عدم سدھارے یہہ موجودہ فرقۂ وہابیہ انہین کا پیرو اور انہین کے نام سے آجتک بھی مشہور ہے اس فرقہ کو اتنا علم نہین کہ کلام شریف کا معنا کر سکے اسلئے کہ اسکا مضمون بہت ادق ہے چنانچہ جارج سیل صاحب بھی مترجم قران شریف کے انگریزی ترجمہ کے دیباچہ کے صفحہ ۵ و ۶ مین اس امر کے شاہد ہین اور لکھتے ہین کہ بہت سے اس کلام کا ترجمہ متفرق زبانون مین کئے مگر کسی کا ترجمہ بھی ٹھیک نہین کسی نے بہت سی آیات کو چھوڑ دیا اور کسی نے چند اپنی طرف سے زاید کیا۔ انتہے۔ حاصل کلام ہر کسیکی یہہ مقدور نہین کہ اس کلام پاک کی معنی کر سکے اور تفسیر لکھے کیونکہ ہمارے علماء محقق فرماتے ہین کہ اس کلام پاک کی معنی کرنے اور اسکی تفسیر لکھنے کو پندرہ علمون کی ضرورت ہے کوئی گیارہ تو مجھے اسوقت یاد پڑتے ہین پیش کرتا ہون اول۔ الفاظ مفردات اور انکی مدلولات کی حقیقت۔ دویم غلطی اعراب۔ سیوم تقدیم تاخیر تعریف تنکیر اثبات حذف۔ چہارم ایراد معنی کا طریق کہ بعضے واضح الدلالت ہون اور بعضے اوضح الدلالتہ۔ پنجم وجوہ تحسین کلام لفظی یا معنوی کا نکتہ۔ ششم تفسیر قران۔ ہفتم استدلال احکام و فروع۔

ہشتم قران وحدیث کے اجمال کی تفصیل کا طریقہ۔ نہم الفاظ قرانی کو بمعانئہ
صریحہ۔ دہم آیتون اور سورتون کی وجہ نزول۔ یازدہم مشکلات اور نوادر
کو نوع غرابت سے خالی اور انکی معانی عالی کہ اہل لغت پر حالی نہ ہون اسیطرح
قریب بتیس کے ہین پس یہ سب علوم کہان ان وہابیون کو نصیب ہین
مگر یہ بیچارے تہوڑی عربی پڑھ لیکے شملے ہاتھ دو ہاتھ کے پیچھے لٹکائے ہوئے
بڑے عالم اپنے تئین کہلاتے چوطرف لوگون کو بہکاتے اور انکے نقد و زر کو
لوٹ لیکے پردے مین دنیا کے مزے اڑاتے ہین پس ایسے ابلافیون سے
آپ بہی بہت ہشیار رہین اور بار دیگر انسے بہر ٹہوکر نہ کہاوین جیساکہ انکی
بات پر اعتماد کر کر یہہ سوال کر بیٹھنے سے آپکو دو سو روپیہ اور ایک گاڑی گہوڑے
کا نقصان ہوا اسلئے آپکو ضرور ہوا کہ موافق اقرار کے مبلغ و گاڑی گہوڑا راقم کو
پہنچاکے اپنا اقرار وفا کرین کیونکہ ہم نے حسب درخواست آپ کے محمد مصطفے
کی نبوت و رسالت و شفاعت کو تورات انجیل اور فرقان شریف سے بخوبی ثابت
کر دیا اور ہم آپ سے اس مبلغ وغیرہ کو طلب کرنیکا باعث یہہ بڑا کہ آپکو ہمیشہ
یہہ نقصان آئیندہ پہر کبہی ان وہابیون کے فریب مین نہ آنیکے لئے یاد دلاتا رہے
سیوم دعوی عیسئے مسیح لارڈ یعنے خدا ہین الخ (معاذاللہ) آپ مہربانی

فرما کے عیسٰے کی الوہیت کو انجیلون سے تو ثابت کر دین۔ اول تو یہہ فرماؤ کہ جو
کتابین اندنون انجیلین کہلا رہے ہاین الہامی اور جنکی طرف وے منسوب ہاین
انہین کی ہاین اور کن سے ہوتے ہوئے آپ تک پہنچین کیونکہ یے محققین
اپی۔ فے نیس۔ رئو۔ یوسی بیس۔ ارنیس۔ اتہاکی شیش۔ سرل۔
جیروم۔ اگسٹائن۔ گریز اسٹم۔ مارن۔ بلرمن۔ کین بل۔ ای کلارک۔
سیمن۔ کامٹ۔ میکالس۔ ارجن صاحبان اور اور علماء اپنی تفاسیرون
اور تواریخون مین لکھتے ہاین کہ متی صاحب اپنی انجیل کو عبرانی زبان مین لکھے جو
صفحہ جہان سے معدوم اور عنقا صفت ہے لیکن اسکا ترجمہ یونانی مین باقی
ہے جسکا مترجم کون اور کس زمانہ مین تہا معلوم نہین اور یقینا گیکوٹہرا نہین سکتے
پس اس ترجمہ کو مثل اصل عبری کے آپ صاحبان کلام اللہ جاننا بے انصافی ہے
مرقس و لوقا صاحبون کی انجیلین الہام سے لکہی نہ جانے پر علماء مثل اکسن صاحب
وغیرہ مقر ہین کیونکہ یے دو صاحبان الہامیان نہ تہے مگر پطرس و پولس صاحبون
کے وعظ کو جو سنتے تہے اسمین سے جو کچہہ یاد آگیا سو لکہے سو بہی نوشتے اب
انجیلین کہلا رہے ہین بعض عیسائیون کا اسپر یہہ عذر ہے کہ یے دونون انجیلون
کو بعد لکہی جانیکے پطرس و پولس صاحبان دیکہہ لئے اور انکا انکو دیکہہ لینا

بہ منزل الہام کے ہے مگر انکا انکو دیکھہ لینا ہی کہین ثابت نہین ولو بالفرض دیکھہ
بھی لئے ہون تو کلام اللہ کیونکر ہونگے اب باقی رہی انجیل یوحنا جسکو اسٹادلن صاحب
بلا ریب و یقیناً کسی طالب العلم مدرسۂ سکندریہ کی تصنیف بتلاتے ہین ہارن صاحب
اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ فرقہ الوجین اس انجیل اور تمام تصنیفات یوحنا سے
انکار کیا - اور برٹشنیڈر کہ بہت بڑے عالم محقق مسیحی اس انجیل اور تمام تصانیف
یوحنا کے حق مین حواری یوحنا کی نہین بلکہ دوسری صدی مین کسی عیسائی نے
لکھہ کے یوحنا حواری کا نام لگا دیا کھتے ہین - چارون انجیلون کا تو یہہ نقشہ اب
باقی رہے اعمال حواریین جسکو فرقہ ولنٹنیس - مارسیوی - اور سویرینس - اعتبار
نہین کرتے اور چند خطوط جو انجیلون کے ساتھہ مجلد ہین انکا بھی اس سے بدتر حال
ہے کیونکہ یہ علمائے محقق - شلی میخر - اکہارن - ارنیس - یشب لینیس - راجرس -
یوسی بیس - لوتھر - بومرن - ڈی ٹس تھیوڈورس - اسکالجر - ڈاکٹر نلسن -
سرل - ڈیونی شیس - روز - پروفیسر ایوالڈ وغیرہ صاحبان انکی تصدیق
کا اعتبار نکرتے اور جنکی طرف یہ خطوط منسوب ہین انکے نہ ہونیکے قایل تھے
اور یہہ بھی ثابت ہے کہ بہت سے خطوط شوروں کی رائے پر الہامی یعنے کلام
وحی چوتھی صدی مین بنگئے وے یہ ہین ۳۶۴ء مین کونسل لوڈیشیا نے

خط یعقوب دوم خط پطرس دوم و سوم خط یوحنا - خط یہودا - خط عبرانیون کو الہامی

کی غلطی کے سبب سے انجیلون کے متن مین وفور ہین نہین نکالتے جبتک کہ وے
نکالے نہ جاوین اناجیلان مروجہ جھوٹے ہین یقین کیا جاویگا پس ایسے جھوٹے
فقرے جان بوجھکے انجیلونمین باقی رکھنا یہہ بھی تحریف عمدی ہی ہے
باوجود ایسی تہ وبالائی کتب مقدسہ کے عیسیٰ کو خدا اور اسکا مثل اور شافع
عالم بنانا کسی سے ہو نہ سکا کیونکہ خدا اسکو کہتے اور اسکی یے صفتین ہین کہ از
خود آنیوالا بے جنے جانیکے نہ اسکے باپ نہ ماں نہ جورو اور نہ بچہ رہے وہ پاک
وبے باک بے عیب عالم الغیب منزّہ معبّرہ بے جسم وجہت بے محدود از
خود موجود بے مکان وعظیم الشان دانا بینا حی القیوم ولامعدوم رہے نہ کہاوے
نہ پیوے نہ اونگے نہ سووے نہ بیٹھے نہ چلے نہ لیٹے اور وہ مخلوق کا پیدا کرنیوالا
اور جو چاہے کرنیوالا اور سب پر جابر اور ہر حال مین قادر رہے تبلاؤ ایسی صفتین
عیسیٰ مین کہان تہین بلکہ خود عیسیٰ اپنی عبدیت اور بے قدرتی پر صاف اقرار
کرتے تھے جسکے ثبوت پر یہان ہم چند فقرے انجیلون سے تحریر کردیتے ہین تا عیسیٰ
کی الوہیت پر زعم کرنیوالون کا بطلان ظاہر ہو۔

۱۔ یوحنا۔ باب ۸۔ فقرہ۔ ۲۸۔ مین ازخود نہین آیا مگر خدا تعالی مجھے بھیجا ہے
الخ۔ اگر عیسیٰ خدا ہوتے بیشک صاف فرماتے مین بھی مثل خداوند مطلق کے

از خود آیا ہون -

۲ - یوحنا - باب۱۰ - فقرہ - ۲۹ - میرا باپ سب سے بڑا ہے - یوحنا - باب۱۴
فقرہ - ۲۸ - میرا باپ مجھہ سے بڑا ہے - ۳۱ - جس طرح باپ نے مجھے فرمادیا
مین ویسا ہی کرتا ہون - الخ - اگر عیسٰے خدا ہوتے بیشک کہتے مین بہی خداوند مطلق
کی مقابل ہون اور میری مرضی مطابق ہر ایک کام بجبر کرتا ہون جیسا خداوند مطلق جو
چاہے کرتا ہے -

۳ - یوحنا - باب۶ - فقرہ - ۳۸ - مین آسمان پر سے اسلئے نہین اترا کہ اپنی مرضی
پر بلکہ اسکی مرضی پر چلون جسنے مجھے بھیجا ہے - ۴۴ - کوئی شخص مجھہ پاس آنہین سکتا
جبتک خدا اُسے مجھہ پاس کھینچ نہ لاوے - الخ - اگر عیسٰے خدا ہوتے ہرگز اپنی مجبوری
جو شان خدائی کا نناقص ہے ظاہر نہین کرلیتے بلکہ صاف کہتے کہ مین بہی مثل خداوند
مطلق کے اپنی مرضی پر چلتا اور ہر ایک کو بجبر اپنی طرف کھینچ لاتا ہون -

۴ - یوحنا - باب۱۷ - فقرہ - ۳ - ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ خداوند کو اکیلا خدا
اور مسیح کو اُس کا مرسل جانین - الخ - اگر عیسٰے خدا ہوتے تو یون کہتے کہ خداوند مطلق
کو اور مجہے مثل اسکے سچے خدایان جانو نہ کہ آپ کو اسکا خادم دکہلاتے -

۵ - متی - باب۴ - مرقس - باب۱ - لوقا - باب۴ - مین ہے کہ شیطان عیسٰے

کو چالیس روز اپنے ہمراہ لئے پہرا اور اُن سے آزمایش کر کے شرمندہ ہو چلا گیا۔ الخ
اگر عیسٰے خدا ہوتے شیطان اپنے مخلوق کی تابعداری مین چالیس دن تک جابجا ہر
اُسیکے لئے پہرا نہ رہتے مخلوق کی کیا طاقت ہے کہ اپنے خالق کو اپنی تابعداری مین
جہان چاہے لئے پہر سکے اور انہین کتابون کے وہی بابون مین ہے کہ شیطان
عیسٰے سے کہا اگر تم خدا ہین تو ان پتھرون کو روٹیان بناؤ آپنے اسکا جواب دیا
مین خدا نہین بلکہ انسان ہون۔
۴۶۔ متی۔ باب ۳۔ فقرہ ۱۶۔ مرقس۔ باب ۱۔ فقرہ ۹۔ لوقا۔ باب ۳ فقرہ
۲۱۔ یوحنا۔ باب ۳۔ فقرہ ۲۳ مین ہے کہ عیسٰے یحیٰے سے غسل پاتے ہی یعنے ممسوح
ہوتے ہی آپ پر آسمان کہل گیا اور درجۂ نبوت سے سرفراز ہوئے۔ الخ۔ اگر
عیسٰے خدا ہوتے ہرگز اپنے مخلوق سے غسل نہ لیتے اور مرتبۂ نبوت حاصل نہ کرتے
مخفی نہ رہے بیبل سے ثابت ہے کہ انبیاء کو نبوت دو قسم سے ملتی ہے ایک وہ
کہ بغیر وساطت کسی ایک نبی کے خداوند خود اسکو نبوت سے سرفراز فرماتا
جیسا ابراہیم موسٰے محمد مصطفٰے وغیرہما کو عطا فرمایا دوسری قسم وہ کہ وساطت سے
ایک نبی کے یعنے ایک نبی سے ممسوح یعنے ایک نبی کے مرید ہوے بعد نبوت
ملتی ہے اس قسم کی نبوت یوشع۔ داؤد۔ اشعیا۔ الیشع۔ عیسٰے وغیرہما کو مرحمت

ہوئی پس بعقیدہ عیسائی عیسےٰ ممسوح نبی ہین اسیلئے انکا نام مسیح ہے یعنے مسح کیے گئے نبی

۷- متی- باب ۵- فقرہ- ۱۷- مین ہے کہ عیسےٰ توریت اور نبیون کی کہانون کو منسوخ نہین بلکہ کامل و پوری کرنے تشریف لائے- الخ- اگر عیسےٰ خدا ہوتے اپنے بندون کی شریعتون کی تابعداری کرنے نہین آتے بلکہ ان سبکو منسوخ کرڈالکے اپنے احکام بجبر جاری کرتے-

۸- متی- باب ۱۲- فقرہ- ۱۴ و ۱۵- لوقا- باب ۴- فقرہ- ۲۹ و ۳۰- انکا مطلب یہہ ہے کہ عیسےٰ یہودیون سے ڈرچلا گئے- الخ- اگر عیسےٰ خدا ہوتے اپنے مخلوق سے ہرگز نہین ڈرتے بلکہ بجبر انکو ڈراتے اور ہر حال اپنی تابعداری مین رکھتے

۹- متی- باب ۱۷- فقرہ- ۲۷- مین ہے کہ عیسےٰ قیصر کو خراج دئے- الخ- اگر عیسےٰ خدا ہوتے ہرگز اپنے مخلوق سے ڈرکر خراج گذار نہ بنتے بلکہ ہر حال اسپر جابر رہتے

۱۰- متی- باب ۱۹- فقرہ- ۱۶ و ۱۷- مرقس- باب ۱۰ فقرہ- ۱۸- لوقا- باب ۱۸ فقرہ- ۱۹- عیسےٰ نے فرمایا تم کیون مجھے نیک کہتے ہین نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا- الخ- اگر عیسےٰ خدا ہوتے بلاریب مین بھی مثل خداوند مطلق کے نیک ہون فرماتے

۱۱- متی- باب ۲۱- فقرہ- ۱۸ و ۱۹- مرقس- باب ۱۱- فقرہ- ۱۳- انکا مطلب یہہ ہے کہ عیسےٰ کو جب بہوک لگی دور سے ایک انجیر کا درخت دیکہکر شاید اسمین

کچھہ انجیر ہون کرکے نزدیک گئے مگر سوا پتون کے انہین اور کچھہ نہ تھا۔ النح۔ اگر عیسے
خدا ہوتے آپ پیدا کئے سو جہاڑ مین جو چند قدمون کے پرے تھا پھل نہین تھے
بیشک جانتے کیونکہ خداوند کا علم ایسا ھے کہ سب کچھہ جانتا ھے اور اس سے کوئی
چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ ثابت ھے۔ اشیعا۔ باب ۴۶۔ فقرہ ۹۔ مین خدا ہون
اور کوئی مجھسا نہین مین خدا ہون۔ ۱۰۔ اور مجھسا کوئی نہین جو ابتدا سے انتہا تک
کا احوال اور قدیم وقتون کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اور
جو کہتا ہون میری مصلحت قایم رہیگی اور مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا
دانیال۔ باب ۲۔ فقرہ ۲۸۔ آسمان پر ایک خدا ھے جو سب بھید آشکارہ کرتا ھے

۱۲۔ متی۔ باب ۲۴۔ فقرہ ۳۶۔ مرقس۔ باب ۱۳۔ فقرہ ۳۲۔ انکا مضمون
یہہ ھے کہ سوا خداوند مطلق کے نہ کوئی مخلوق اور نہ عیسے کو قیامت کب ہوگی
معلوم نہین۔ النح۔ اگر عیسے خدا ہوتے بیشک قیامت کب ہوگی جانتے اور عیسے
کا نہ جاننا بھی مثل مخلوق کے ٹھہر گیا پھر خداوند کی صفت کہان خاک باقی رہی۔

۱۳۔ متی۔ باب ۲۶۔ مرقس باب ۱۴۔ لوقا۔ باب ۲۲۔ مین ھے کہ عیسے اپنی جان
بچانے خداتعالی سے ایسی التجا کی کہ عرق آلودہ ہوگئے تھے مگر التجا قبول نہین
ہوئی۔ النح۔ اگر عیسے خدا ہوتے ہرگز جان بچانیکے لئے اپنے مقابلے والیکے پاس

الهي

التجا نہ کرتے۔

۱۴-متی-باب۲۷-فقرہ-۵۰-مرقس-باب۱۵-فقرہ-۳۷-
لوقا-باب۲۳-فقرہ-۴۶-یوحنا-باب۱۹-فقرہ-۳۰-مین ہے
عیسےٰؑ انسانون سے مارے گئے-الخ-اگر عیسےٰؑ خدا ہوتے ہرگز اپنے مخلوق کے
ہاتھ سے مارے نہ جاتے بلکہ ان سبکو فنا کر ڈالتے اور یہہ بھی ثابت ہے کہ
جو کوئی مخلوق کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے وہ خدا نہین بلکہ انسان ہے
حزقیل-باب۲۸-فقرہ-۹-

۱۵-مرقس باب۱۰-فقرہ-۴۰-دہنے اور بائین بازو بٹھلانا
میرا کام نہین مگر خدا کا ہے-الخ-اگر عیسےٰؑ خدا ہوتے اپنی بے اقتداری
ظاہر نہ کرلیتے جو بالکل شان الوہیت کا تناقض ہے۔

۱۶-لوقا-باب۲-فقرہ-۷-مین ہے کہ عیسےٰؑ مریمؓ سے پیدا ہوئے
الخ-اگر عیسےٰؑ خدا ہوتے ہرگز اپنے مخلوق کے رحم سے ظاہر نہ ہوتے کیونکہ
ایوب-باب۲۵-فقرہ-۴-مین لکھا ہے جو عورت سے پیدا ہوتا
وہ خداوند کی مانند پاک نہین ہوتا-الخ-اور یہہ بھی ثابت ہے کہ جو
کوئی انسان سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا بھی نہین-گنتی-باب۲۳-فقرہ-۱۹-

۱۷-لوقا-باب ۲۲-فقرہ-۴۳-آسمان سے ایک فرشتہ اسکو دکھائی
دیا جو اُسے قوت دیتا تھا-الخ-اگر عیسٰے خدا ہوتے ہرگز اپنے مخلوق ملک
سے قوت نہ پاتے بلکہ اسکو آپ قوت دیتے-

۱۸-اعمال-باب ۱۷-فقرہ-۳۱-اسنے ایک دن ٹھرایا ہے جسمین
وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا اس آدمی کی معرفت جسے اُسنے
مقرر کیا اور اُسے مُردون مین سے اُٹھا کے سب پر یہہ بات ثابت
کی-الخ-اگر عیسٰے خدا ہوتے بیشک حواری لوگ عیسٰے خدا کی معرفت
لکھتے نہ کہ آپ کو مخلوق ٹھراتے جس سے عیسٰے کی عبدیت صاف ظاہر ہے
اور خدا یتعالی واحد مطلق اور قادر سواے اسکے اور بھی ہزار ہا نصوصات
عائد ہین جو خدائیتعالی کی وحدت اور کامل قدرت رکھنے پر شاہد ہین مگر
چند یہان بطور نمونہ کے لکھدیتے ہین خروج-باب ۱۵-فقرہ-۱۱-استثنا
باب ۴-فقرہ-۳۹-باب ۶-فقرہ-۴-باب ۳۲-فقرہ-۳۹-باب ۳۳-فقرہ
۲۶-اول سموئیل باب ۲-فقرہ-۲-دوم سموئیل باب ۷-فقرہ-۲۲-
اول سلاطین-باب ۸-فقرہ-۲۳و۶۰-دوم سلاطین-باب ۱۹-فقرہ-
۱۹-اول تواریخ-باب ۱۷-فقرہ-۲۰-دوم تواریخ-باب ۶-فقرہ ۱۴و۳۰-

زبور - باب ۳۵ - فقرہ ۱۰ - باب ۷۱ - فقرہ - ۱۹ - باب ۸۶ - فقرہ - ۸ / باب ۸۹ - فقرہ - ۶ -
اشعیا - باب ۴۰ - فقرہ - ۱۳ - ۱۴ و ۱۸ - باب ۴۳ - فقرہ - ۱۰ و ۱۱ - باب ۴۴ - فقرہ -
۶ - ۷ و ۸ - باب ۴۵ - فقرہ - ۵ - ۶ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۱ و ۲۲ - باب ۴۶ - فقرہ - ۵ -
۹ - باب ۴۸ - فقرہ - ۱۲ و ۱۳ - یرمیا - باب ۱۰ - فقرہ - ۶ و ۷ - باب ۴۹ - فقرہ - ۱۹ -
باب ۵۰ - فقرہ - ۴۴ حزقیل باب ۱۲ - فقرہ - ۲۵ - دانیال باب ۳ - فقرہ - ۲۹ -
باب ۴ - فقرہ - ۳۴ و ۳۵ - ملاکی باب ۲ - فقرہ - ۱۰ - متی - باب ۴ - فقرہ
۱۰ - باب ۱۹ - فقرہ - ۱۷ - باب ۲۴ - فقرہ - ۳۶ - مرقس باب ۱۰ - فقرہ - ۱۸
و ۲۷ - باب ۱۲ - فقرہ - ۲۹ و ۳۲ - باب ۱۳ - فقرہ - ۳۲ - لوقا - باب ۱۸ - فقرہ
۱۹ - یوحنا - باب ۵ - فقرہ - ۴۴ - باب ۸ - فقرہ - ۴۲ - باب ۱۷ - فقرہ ۳ -
رومیون - باب ۳ - فقرہ - ۳۰ - باب ۱۱ - فقرہ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ و ۳۶ -
باب ۱۶ - فقرہ - ۲۷ - اول قرنتیون - باب ۲ - فقرہ - ۱۶ - باب ۱۲ - فقرہ ۵
کلتیون - باب ۳ - فقرہ - ۲۰ - اول تمطاؤس - باب ۲ - فقرہ - ۵ - یعقوب
باب ۲ - فقرہ - ۱۹ - یہودا - باب ۱ فقرہ - ۲۵ - مکاشفات - باب ۱۵
فقرہ - ۴ - ان تمام حوالونمیں صاف لکھا ہوا ہے کہ خدا تعالی واحد بالمطلق
ہے اسکے سوا اور کوئی نہیں اور نہ اسکا کوئی مثیل و نظیر کہیں اور وہ چاھے

ایک طرفۃ العین مین سب کچھہ کرسکتا ہے اسکا کوئی مانع ومزاحم ہو نہین سکتا اگر
عیسیٰ کا دخل الوہیت مین ایک ذرہ کی مانند بھی رہتا البتہ کسی نہ کسی کتاب مین
اسکا ذکر آتا جب ایسا نہو تو پھر عیسائی صاحبون کو کہان سے دلیل مل گئی جو اپنے
وہم مین عیسیٰ کو خدا بنا لینے شاید مرقوم الذیل فقرات سے گمان کر لیتے ہونگے تاہم
انسے بھی انکی مدعا حاصل نہین ہوتی۔

۱۔ اگر عیسیٰ کو خداوند مطلق خدا کہا ہے تو یہہ ذکر کوئی نبی کی کتاب مین نہین اگر
حواریون کے خطوط مین بعد انکے کوئی عیسائی ایسا لکھہ لیا ہے تو تاہم عیسیٰ کو خدا گمان
کرلینا جایز نہو گا کیونکہ موسیٰ کے حق مین بھی ایسا ہی جملہ لکھا ہوا ہے۔ خروج۔
باب ۴ فقرہ ۱۶۔ اور تو (موسیٰ) اس (ہارون) کے لئے خدا کی جگہہ ہوگا۔ الخ

۲۔ اگر خدا تعالے عیسیٰ کو اپنا بیٹا کہا ہے تو یعقوب اور انکی اولاد کو۔ خروج۔ باب ۴
فقرہ ۲۲ مین موسیٰ کو۔ استثنا۔ باب ۱۴ فقرہ ۱۔ باب ۳۲ فقرہ ۵ و ۶ مین۔ اگر
داؤد کو۔ زبور۔ باب ۲ فقرہ ۷۔ زبور۔ باب ۸۲ فقرہ ۶۔ باب ۸۹ فقرہ ۲۶
مین سلیمان کو۔ دوم سموئیل۔ باب ۷ فقرہ ۱۴۔ اول تواریخ۔ باب ۱۷ فقرہ ۱۳
باب ۲۲ فقرہ ۱۰۔ باب ۲۸ فقرہ ۶ مین حتے کہ تمام بنی اسرائیل کو۔ اول تواریخ
باب ۲۹ فقرہ ۱۰۔ اشعیا۔ باب ۶۳ فقرہ ۱۶۔ باب ۶۴ فقرہ ۸۔ یرمیا۔ باب ۳۱

فقرہ

فقرہ - ۹ - ملاکی - باب ۱ - فقرہ - ۶ - باب ۲ - فقرہ - ۱۰ - متی - باب ۵ - فقرہ ۸ -
و ۱۶ - باب ۱۳ - فقرہ - ۴۳ - مرقس - باب ۱۱ - فقرہ - ۲۵ و ۲۶ - لوقا - باب ۱۱ - فقرہ ۲
۱ - یوحنا - باب ۲ - فقرہ - ۱۷ - رومیون - باب ۹ - فقرہ - ۲۶ - اور آدمؑ کو -
لوقا - باب ۳ - فقرہ - ۳۸ - اور عبرانیون - باب ۱ - فقرہ - ۶ - مین بھی اپنے بیٹے
فرمایا تو پھر عیسےؑ پر بیٹے ہونے کی تخصیص کہان باقی رہی جاناچاہیے یہان لفظ خدا
کے بیٹے کا جو شان مین انبیاء اور ایمانیون کے آیا ہے مجازی ہے نہ کہ حقیقی جیسا
کفارون و منافقون کے حق مین لفظ شیطان کے بیٹے کا آیا ہے جسکی تشریح جناب
مسیحؑ اور حواریان نے بارہا ہزارون کے روبرو بصفائی تمام کردی جیسا کہ یوحنا -
باب ۸ - فقرہ - ۴۲ - ۴۳ و ۴۴ - اعمال - باب ۱۳ - فقرہ - ۹ و ۱۰ - رومیون
باب ۸ - فقرہ - ۱۴ - باب ۹ - فقرہ - ۸ - دوم قرنتیون - باب ۶ - فقرہ - ۱۸ -
فلپیون - باب ۲ - فقرہ - ۱۴ - ۱ - خط یوحنا - باب ۳ - فقرہ - ۷ - ۸ -
۹ و ۱۰ - باب ۵ - فقرہ - ۱۷ و ۱۸ - مین مصرح ہے ان تمام فقرون مین بخوبی تحریر ہے
کہ جو نیک کردار ہے وہ خدا کا اور جو بدرفتار ہے وہ شیطان کا فرزند ہے اگر
نیک کو بطور مجازی کے خداوند مطلق نے اپنا بیٹا کہنے سے اسکا حقیقی بیٹا بن جا
سکتا ہے تو اس بیہودہ قاعدہ موافق کافر بھی شیطان کا حقیقی بیٹا ہونا لازم آتا ہے

پس بتلائے کونسا شیطان انسان کے ساتھ مل کے بچہ کشی کیا ہے - اگر عیسیٰ خدا کے
حقیقی بیٹے ہوتے دو آزمایشون کے وقت اپنے تئین اسیطرح ثابت کر دکہلاتے
ایک وہ کہ جب عیسیٰ چالیس روز کا روزہ تھے تب ابلیس لعین آپ پاس آیا اور کہا
اگر تم خدا کے حقیقی بیٹے ہو تو ان پتھرون کو روٹیان بنا کہاؤ تم تو بہوکے ہو آپنے
فرمایا نہین مین خدا کا بیٹا مگر انسان آدمی کہانے پینے سے جیتا نہین مگر خداوند مطلق
کی باتون سے دیکہو یہہ مقدمہ متی - باب ۴ - مرقس - باب ۱ - اور لوقا - باب ۴
مین لکہا ہوا ہے - دوسری وہ کہ جب آپکو بعقیدہ عیسائی صلیب پر لٹکا دئے
تب لوگ آزمایش کے لئے آپ سے کہا تہا اگر تم خدا کے حقیقی بیٹے ہو تو صلیب پر سے
اُتر آؤ تب ہم ایمان لاوینگے آپ سے اُتر آنا ہو نہ سکا مگر صلیب پر ہی جان دی ہے
قصہ متی - باب ۲۷ - فقرہ - ۴۰ - مین ہے جب حقیقی بیٹا پن جیسا کہ عیسائی صاحبون
نے بے دلیل گمان کر لیا ہے کسی صورت مین ثابت نہ آوے تو کون یقین کر سکتا
کہ عیسیٰ خدا کے حقیقی بیٹے ہین لا حول ولا قوۃ

۳ - اگر جبرئیل علیہ السلام عیسیٰ کی خوشخبری دینے کے باعث سے ہے تو یحییٰ
کے حق مین بہی وہی جبرئیل امین ویسی ہی خوشخبری دی ہین دیکہو - لوقا - باب ۱

۴ - اگر یحییٰ عیسیٰ کی بزرگی و فضیلت پر گواہی دینے سے ہے تو سلیمان کے

حق مین بھی اسیطرح تین انبیاء سموئیل - ناتن اور داؤد گواہیان دی ہین دیکھو
دوم سموئیل - باب ۷ - فقرہ - ۱۳ - اول تواریخ - باب ۱۷ - فقرہ - ۱۳ - باب ۲۲ فقرہ
۱۰ - باب ۲۸ - فقرہ - ۶ - ایک نبی کی گواہی سے تین نبیون کی افضل واکمل ہے
کیونکہ ہر بات کو دو تین گواہیون سے ثابت کرنا ضرور جیسا کہ لکھا ہے - متی
باب ۱۸ - فقرہ - ۱۶ - اور دوم قرنتیون - باب ۱۳ - فقرہ - ۱ - مین -

۵ - اگر عیسیٰ بے باپ کے پیدا ہونے سے ہے تو اسصورت مین آدم کو ترجیح ہے
کیونکہ آپ بے باپ اور بے ماکے پیدا ہوے اور فرشتے آپ کو سجدہ بھی کئے
عبرانیون - باب ۱ - فقرہ - ۶ - لیکن عیسیٰ صرف بے باپ کے پیدا ہو جانے سے
کیونکر خدا بن سکتے - جناب من نہ آدم خدا بن سکتے اور نہ عیسیٰ یہہ قدرت کاملہ
قادر مطلق ولاشریک حق ہے جو اپنے بندگون پر ظاہر کرتا ہے کہ مین جو چاہون
سو کرون اور ہر ایک طرح سے پیدا کر سکون چنانچہ اسنے آدم کو بے ماباپ کے
حوا کو بے ماکے اور عیسیٰ کو بے باپ کے اور ملک صدق کو بے ماباپ کے
عبرانیون - باب ۷ - فقرہ - ۳ - اور ضعیفہ اور ازکار رفتہ جناب سارہ سے
اسحٰق کو پیدائش - باب ۱۸ - فقرہ - ۱۱ - اور جناب الیسبات سے یحییٰ کو
لوقا - باب ۱ - فقرہ - ۷ - اور شمونیت سے ایک لڑکے کو دوم سلاطین

باب ۲۴ ۔ فقرہ ۔ ۷ ۱ ۔ پیدا کیا ہے پس اسطرح پیدا کئے جانے سے کیونکر خدا کے حقیقی بیٹے
بن جا سکتے ۔

۶ ۔ اگر عیسےٰ کو لوگ ربی پکارنے سے ہے تو یحییٰ کو بھی اسیطرح پکارتے تھے دیکھو یوحنا
باب ۳ ۔ فقرہ ۔ ۲۶ ۔

۷ ۔ اگر عیسےٰ مردون کو زندہ کرنیکے سبب سے ہے تو الیاس اول سلاطین
باب ۱۷ ۔ فقرہ ۔ ۲۲ ۔ الیسع دوم سلاطین ۔ باب ۴ ۔ فقرہ ۔ ۳۵ ۔ زندہ کئے ہین
حتے کہ الیسع کی ہاڑ بھی ایک مردہ کو زندہ کردی ہے دوم سلاطین ۔ باب ۱۳ ۔
فقرہ ۔ ۲۱ ۔ اور حزقیل ہزار ہا سال کی ہاڑون سے لکھوکہا آدمی زندہ اٹھا کھڑا کئے
حزقیل ۔ باب ۳۷ ۔ پہر عیسےٰ ایک دو تازے مردون کو زندہ کرنے سے کون آپ
کو خدا ہین گمان کریگا ۔

۸ ۔ اگر عیسےٰ پانی پر چلنے کے سبب سے ہے تو اس سے بڑھکر موسےٰ دریائے
قلزم کو چیرے اور لکھوکہا آدمیون کو سہین لیگئے خروج ۔ باب ۱۴ ۔ یوشع ۔ نہر
یردن کو اسیطرح گئے اور تمام افواج کو سہین سے لیگئے ۔ یوشع ۔ باب ۳ ۔ اور الیاس
اور الیسع بھی نہر یردن کو دو حصہ کئے ۔ دوم سلاطین ۔ باب ۲ پس عیسےٰ اکیلے پانی
پر چلنے سے خدا بن نہین سکتے ۔

۹- اگر عیسے بہ حکم خدا معجزات یعنے کوڑیون کو چنگا کرنے اندہون کی آنکہین کہولنے
دیوؤن کو اتارنے سے ہے تو موسئے بھی بہ حکم خدا بہت سے معجزات عجائب
و غرائب کے ساتھ کئے۔ استشنا۔ باب ۳۴۔ الیشع کوڑی کو چنگا کئے۔ دوم
سلاطین۔ باب ۵۔ خراب پانی کو اچھا کئے۔ دوم سلاطین۔ باب ۲۔ بیس
روٹیون سے سو آدمیون کو پرشکم کئے۔ دوم سلاطین۔ باب ۴۔ فقرہ ۴۲
اور اندہے کو درست کئے۔ دوم سلاطین۔ باب ۶۔ فقرہ ۱۷۔ چنانچہ عیسے کے
زمانہ مین بھی ایک شخص بہ حکم خدا دیوؤن کو اتارتا تھا جو عیسے کا پیرو نہین۔
مرقس۔ باب ۹۔ فقرہ ۳۸۔ لوقا۔ باب ۹۔ فقرہ ۴۹۔ پس عیسے بھی
اسطرح کرنے سے کیونکر خدا بن جاسکتے۔

۱۰- اگر عیسے بعقیدۂ عیسائی تیسرے دن قبر مین سے زندہ ہو نکلنے کے سبب سے
ہے تو پہلے یہہ مقدمہ ہی مشکوک ہے کیونکہ انجیل مروجہ مین لکہا ہوا ہے
کہ عیسے کی موت اور تیسرے دن جی اٹھنے کی خبر ابتدا سے آسمانی کتب اور
انبیاء دیتے ہوئے آئے۔ لوقا۔ باب ۲۴۔ فقرہ ۲۷۔ اور یہہ بھی مرقوم ہے
کہ عیسے قبر سے جی اٹھتے وقت کوئی بشر دیکہا بھی نہین مگر مریم مگدلینی عیسے
جی اٹھہ نکل جانے کے بعد قبر پر گئی وہان آپ کی لاش نہ پائی واپس آئی

اور فرشتون کے نام سے عیسٰے کی جی اٹھنے کی خبر حواریون کو پہنچائی جنہون
نے سنتے ہی یقین نہین کئے مگر جھوٹی کہانی سمجھے (مرقس - باب ۱۶ -
فقرہ - ۱۱ و ۱۳ - لوقا - باب ۲۴ - فقرہ - ۱۱) اور جب شکل عیسٰے حواریون کو
دکھائی دی تھی تب بھی یہہ لوگ اعتبار نہین کئے مگر کسی روح کو دیکھا
خیال کئے - لوقا - باب ۲۴ - فقرہ - ۲۳ - باوجود وہ شکل مین عیسٰے کی
ہون دیکھنے کے حواری صاحبون کو یقین نہین ہوا کہ عیسٰے جی اُٹھے
مرقس - باب ۱۶ - فقرہ - ۱۲ - لوقا - باب ۲۴ - فقرہ - ۲۳ - اگر عیسٰے حقیقت
مین جی اُٹھے تھے اور یہہ خبر ابتدا سے انبیاء کی معرفت چلی آتی
تو کیون حواری صاحبان ایسی خبر مشہورہ مسطورہ مشہودہ کو
پوشیدہ کرنے جھوٹ سمجھتے اس سے تو یقیناً ثابت ہوا کہ عیسٰے جی
اُٹھے ہی نہین اور نہ کسی کتاب نبی مین لکھین ایک ذرہ برابر اسکا
مذکر ہے ولو بالفرض جی بھی اُٹھے تھے تو خدا کیونکر کہلا سکتے کیونکہ
عیسٰے سے کئی صدی آگے ایک مردہ بھی اسطرح فوراً زندہ ہو نکل گیا
دوم سلاطین - باب ۱۳ - فقرہ - ۲۱ - عیسٰے کو زندہ ہو نکلنے تین دن لگے اگر یہہ
الیشع کی ہاڑ کے سبب سے ہے تو عیسٰے کا زندہ ہو نکلنا بھی کسی نبی کی

مار کے سبب سے ہی ہوگا کیونکہ کوئی جائے دنیا میں ایسی نہیں جہاں قبرستان نہیں اگر اس سبب سے نہیں تو شاید کسی فرشتے کی تائید سے جی اُٹھے ہوگے جو قبر عیسےٰ کے اندر آزو باز و سرہانے اور پائین بیٹھے ہوئے مریم مگدلینی دیکھی جیسا کہ مرقس باب ۱۶ - فقرہ - ۵ - یوحنا - باب ۲۰ فقرہ - ۱۲ - مین مصرح ہے -

۱۱ - اگر عیسےٰ آسمان پر عروج کر جانے سے ہے تو آپ سے آگے بے مارے جانے کے حنوک (ادریس) پیدایش باب ۵ - فقرہ - ۲۴ - عبرانیون - باب ۱۱ - فقرہ - ۵ - اور الیاس دوم سلاطین .. باب ۲ فقرہ - ۱۱ - آسمان پر چلا گئے مگر عیسےٰ بعقیدۂ عیسائی مارے جا کر آسمان پر جانے سے کیونکر خدا بن سکتے -

۱۲ - اگر عیسےٰ ابلیس لعین پر غالب آنے کے سبب سے ہے تو ایوب اس سے بڑہکر غالب آئے عیسےٰ کا غلبہ پانا کچھہ نہین کیونکہ وہ آزمائش حالت تندرستی مین چندے تھی مگر ایوب کی آزمائش کئی سال تک تمام قسم کی آفات و بلیات خویش و اقارب سے جدا آپ اکیلے تنہا درد مین مبتلا تن تمام پہوڑون اور کیڑون سے بہرا ہوا تہا ایسی حالتمین

تین چار اشخاص مثل شیطانون کے آپ سے بحث رہے اور خداوند کی
راہ سے بہٹکانے سعی کرتے تہے آخرش ایوبؑ صابر اور ثابت قدم نکلے
اور خداوند کے حق مین کچھہ نہ کہے اور ہر حال مین شاکر تہے جسکے باعث
خالق کی رضامندی حاصل کی اور شیطان کو شرم وخجالت نصیب ہوئی
جس سبب سے ملعون دور ہاگا۔ اور پہر کبہی ایوبؑ کی صورت نہین دیکہا
دیکہو یہہ قصہ کتاب ایوبؑ مین موجود ہے۔

۱۳۔ اگر یحییٰؑ نے عیسیٰؑ کو مین تمہاری جوتیون کا تسمہ کہولنے کے لایق نہین
فرمانے سے ہے تو اس بیہودہ قاعدہ موافق شاگردان عیسیٰؑ بڑے خدایان
ہے سمجہنا ضرور پڑتا ہے (معاذاللہ) کیونکہ عیسیٰؑ حواریون کے پاؤن کو اپنے
ہاتہون سے دہوئے اور اپنے کمربند رومال سے انہون کے قدمون کو پونچہے
(یوحنا۔ باب ۱۳۔ فقرہ ۴ و ۵) لیکن یحییٰ نے صرف زبان سے کہے نہ کہ مسیحؑ
کے قدمون کو ہاتہہ لگائے مقبولان الہ اور خاصان خدا کا یہی دستور
ہے کہ اپنے ہم عصرون ہم جنسون اور کم درجے والون سے اپنی کمال عاجزی
ظاہر کرتے اور سب سے اپنے تئین حقیر اور کم جانتے اس سے متکلم کا مرتبہ
گہٹتا نہین بلکہ بڑہتا اور سب سے اول وہی ہوتا ہے جیسا کہ مصرح ہے (ایوب

باب ۲۲ - فقرہ - ۲۹ - زبور - باب ۸۹ - فقرہ - ۲۵ - امثال سلیمان - باب ۲۹ -
فقرہ - ۲۳ - متی - باب ۲۳ - فقرہ - ۱۲ - لوقا - باب ۱۴ - فقرہ - ۱۱ - باب ۱۸ - فقرہ
۱۴ - اول خط پطرس - باب ۵ - فقرہ - ۵) اس سے یحیٰے کی فضیلت و بڑائی
بخوبی ثابت ہے جسکے مسیح بھی ایک شاہد ہین جیسا کہ لکھا ہے شاگرد اپنے
استاد سے بڑا نہین (متی - باب ۱۰ - فقرہ - ۲۴ - لوقا - باب ۶ - فقرہ - ۴۰
یوحنا - باب ۱۳ - فقرہ - ۱۶) مسیح تو بعقیدۂ عیسائی یحیٰے کے شاگرد یعنے مرید
ہین جبسے آپ باتسمہ یعنے غسل لیتے ہی نعمت نبوت سے سرفراز ہوئے
پہر کیونکر یحیٰے سے بڑھ سکتے - اور دوسرے مقام مین فرماتے ہین - مین تم سے
یعنے شاگردون
کہتا ہون کہ انمین سے جو عورتون سے پیدا ہوے یحیٰے باتسمہ دینے والے سے
کوئی بڑا نہین (متی - باب ۱۱ - فقرہ - ۱۱ - لوقا - باب ۷ - فقرہ - ۲۸) عیسے بھی تو
عورت سے ہی پیدا ہوے پہر کسطرح یحیٰے سے بڑھ سکتے اور خدا کہلا سکتے لہذا
یحیٰے کی فضیلت و بڑائی بخوبی ثابت ہو چکی -

۱۴ - اگر عیسے کی صورت پہاڑ پر بدلجانے اور آپکا چہرہ منور ہو جانے کے
سبب سے ہے تو موسے کو اسمین ترجیح ہے کیونکہ موسے کی صورت بھی کوہ
سینا یعنے کوہ طور پر متبدل ہوئی اور آپ کا چہرہ سالہاے سال سے تالب

زیست ایسا منور ہو گیا اور چمک رہا تھا کہ کسی بشر کی جرأت نہین بڑھتی تھی کہ
اسکو دیکھے جس سبب سے موسیٰ نے اپنی حیات مستعار تک چہرۂ منور پر نقاب
ڈالے رہتے اور لکھوکھا انسان اس امر کے شاہد تھے (خروج - باب ۳۴ - فقرہ
۲۹ سے ۳۵ تک اور دوم خط قرنتیون - باب ۳ - فقرہ - ۷) لیکن عیسےٰ
کا چہرہ جو منور ہوا تھا صرف چند ساعت تک تھا اور نہ سوا ان تین شاگردون
پطرس - یعقوب اور یوحنا صاحبون کے کسی نے دیکھا اور نہ کسی کے آنکھہ عیسےٰ
کو دیکھنے سے خیرے ہوین اور کسی نے دیکھنے کے لئے خوف تک نہ کیا بلکہ بخیال
عیسائی آپ کو صلیب پر بھی کھینچدیا - ان تمام فقرون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ
عیسےٰ بندۂ صالح تھے اور مثل دوسرے انبیاء کے آپ بھی حکم خداوند سے معجزے
کئے مگر عیسائی صاحبان اپنی کمال محبت و الفت دکہلانے کے لئے عیسےٰ کو
خدا خیال کر لئے ہین سو سراسر بیجا ہے کیونکہ اس فرقہ کے بڑے محققین کو بھی عقیدۂ
تثلیث پر شبہ تہا جیسا کہ ثابت ہے وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے
صفحہ - ۳۷ - مین لکھتے ہین کہ جان کالون عقیدے حوارئین مین شک رکھتا تہا
کہ حواریون کا بنایا ہوا ہے یا نہین اور اس جملہ کو کیونکہ بہت سے بڑھائے گئے ہین
جنے ہوئے تھوڑے ہین جو متی - باب ۲۲ - فقرہ - ۱۴ - مین ہے رد کر کے خارج

کرتا تھا۔ انتہے۔ پس جب محققین کو اس عقیدے پر شبہہ رہے تو زیبا نہین عوام
صاحبون کو ایسے بے بنیاد عقیدے کی سچائی پر کد کرین جسمین عاقبت خراب ھے
اسلئے باز آؤ ایسی اوہامی باتون سے جس مین تمہاری بھلائی ھے تم عیسے کے
مرتبہ کو بڑہانے اور گھٹانے سے آپکا مرتبہ بڑھتا و گھٹتا نہین مگر جو مرتبہ کہ آپکو
خداوند واحد مطلق نے دیا ھے بس ھے عیسے خود تمہاری ایسی بے بنیاد باتون
سے تھرتھراتے اور المان پکارتے ہو گے اگر تم کو عیسے سے محبت منظور ھے تو
آپ کے حکمون پر عمل کرو جیسا کہ آپ کا بھی ارشاد ھے۔ یوحنا۔ باب ۱۴۔
فقرہ ۱۵۔ اگر تم مجھے (عیسے) پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو۔ الخ
نہ کہ آپ کو خداوند خداوند پکار لینے مین رہائی مل سکتی جیسا کہ فرماتے ہین۔
متی۔ باب ۷۔ فقرہ ۲۱۔ نہ ہر ایک جو مجھے (عیسے کو) خداوند خداوند کہتا ھے
آسمان کی بادشاہت مین شامل ہو گا مگر وہی جو میرے باپکی جو آسمان پر ھے مرضی
پر چلتا ھے۔ ۲۲۔ اس (قیامت کے) دن بہتیرے مجھے کھینگے اے خداوند اے
خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیوؤن کو
نہین اُتارا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہین کین۔ ۲۳۔ اور اسوقت
مین انسے صاف کھونگا کہ مین تم سے واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے

دور ہو ۔ الخ ۔ القصہ عیسےٰ کی خدائی کا گل تو خوب کہلا اب شافئی امت ہونیکا
بیان سنئے ۔

چوتھا دعوی یہہ کہ عیسٰے خداوند کی طرف سے شافئی امت (کرستان)
مقرر ہین ۔ الخ ۔ یہہ دعوی انجیل مروجہ مین اور زوردار ہے جیسا کہ ان حوالون
مین ہے ۔ متی ۔ باب ۲۰ ۔ فقرہ ۔ ۲۸ ۔ مرقس ۔ باب ۱۰ ۔ فقرہ ۔ ۴۵ ۔ یوحنا
باب ۱ ۔ فقرہ ۔ ۲۹ ۔ اعمال ۔ باب ۵ ۔ فقرہ ۔ ۳۱ ۔ رومیون ۔ باب ۳ فقرہ
۲۵ ۔ باب ۵ ۔ فقرہ ۔ ۲۵ ۔ فلپیون ۔ باب ۲ ۔ فقرہ ۔ ۶ ۔ ۷ و ۸ قلسیون
باب ۱ ۔ فقرہ ۔ ۱۹ و ۲۰ ۔ باب ۲ ۔ فقرہ ۔ ۱۳ و ۱۴ ۔ اول تمطاؤس ۔ باب ۲
فقرہ ۔ ۵ و ۶ ۔ عبرانیون ۔ باب ۲ ۔ فقرہ ۔ ۱۷ ۔ باب ۹ ۔ فقرہ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔
۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ و ۲۸ ۔ اول خط پطرس ۔ باب ۳ ۔ فقرہ ۔ ۱۸ ۔ اول
خط یوحنا ۔ باب ۲ ۔ فقرہ ۔ ۱ و ۲ ۔ باب ۴ ۔ فقرہ ۔ ۱۰ و ۱۴ ۔ مکاشفات
یوحنا ۔ باب ۱ ۔ فقرہ ۔ ۵ ۔ ان تمام فقرون کا یہہ مطلب ہے کہ خدائی کا فرد ثانی
شکل انسانی مین ظاہر ہو عیسےٰ کہلایا اور اپنی جان کہو کے معصیت عالم کو دہو دیا
یعنے اُس گناہ کو جو آدمؑ کے سبب سے دنیا مین آیا تھا آپ مارے جا کر مٹا دیا
یعنے جیسی معصومیت پیش از گناہ آدمؑ کی تھی اسیطرح ہو گئی اور دنیا گناہون

سے

سے پاک ہوئی۔ الخ۔ اب ہمین ضرور پڑا کہ کتابی دعوہ کا بطلان تین طرح سے ظاہر کرین۔

اول یہہ کہ اگر عیسے اپنی جان دے معصیت عالم کو دہو دینے والے خداوند کی طرف سے مقرر ہوتے تو یہہ خبر ابتدا سے مشہور ہوتی اور ہر خاص وعام کے ورد زبانی ہو جاتی لیکن جس حال کہ آپ کے شاگردون تک معلوم نہ رہے اور شک کرتے رہے تو (متی۔ باب ۲۸۔ فقرہ۔ ۱۷۔ مرقس باب ۹۔ فقرہ۔ ۳۲۔ باب ۱۶۔ فقرہ۔ ۱۴۔ لوقا۔ باب ۱۸۔ فقرہ۔ ۳۴۔ باب ۲۴ فقرہ۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۳۷ و ۴۱۔ یوحنا۔ باب ۳۔ فقرہ۔ ۲۲ باب ۲۰۔ فقرہ۔ ۹۔ باب ۲۱۔ فقرہ۔ ۲۵) یہہ خبر ابتدا سے ہر ایک زبان پر ورد تھی کیونکر ثابت ہو۔ اور وہ جو لکھا ہے کہ عیسے مصلوب ہوے اناجیل مروجہ مین لکھا ہوا ہے سو ان وجہون سے بے سندی معلوم ہوتا ہے۔

پہلا وجہ یہہ کہ آپ بخیال عیسائی جب مصلوب ہوے اسوقت آپ کے شاگردون سے کوئی حاضر نہ تھا کیونکہ یہہ لوگ عیسے کی قدمون پر اپنی جانین نثار کرنے زبان سے جو مستعد بیٹھے تھے (متی۔ باب ۲۶۔ فقرہ۔ ۳۵۔ مرقس۔ باب ۱۴۔ فقرہ۔ ۳۱) بہ مجرد عیسے دشمنون سے گرفتار ہوتے ہی اپنی

جانین بچا تمام فرار ہوے (متی۔ باب ۲۶۔ فقرہ۔ ۵۶۔ مرقس۔ باب ۱۴
فقرہ۔ ۵۰۔ یوحنا۔ باب ۱۶۔ فقرہ۔ ۳۲) اور رئیس الحواریین پطرس صاحب
جو گمان مین عیسائی صاحبون کے بہت سا مضبوط ایمان والے اور بہشت
کی کنجیون کے مالک اور جس کسی کے گناہ چاہے بخشنے اور جس کسی کے نہ
چاہے نہ بخشنے والے ہین (متی۔ باب ۱۶۔ فقرہ۔ ۱۸ و ۱۹۔ اور یوحنا
باب ۲۰۔ فقرہ۔ ۲۳) اور جنہون نے اپنی جان کو عیسے کے قدمون پر نثار
کرنے بار بار اقرار کیئے تھے (متی۔ باب ۲۶۔ فقرہ۔ ۳۵۔ مرقس۔ باب ۱۴
فقرہ۔ ۳۱۔ لوقا۔ باب ۲۲۔ فقرہ۔ ۳۳) پیچھے عیسے کے چھپے ہوئے سردار
کاہن کے مکان مین داخل ہوے لیکن جب وہان لوگون نے انکو دیکھ پہچانتے
ہی بھی صاحب بر سر محفل ہزارون کے روبرو ساتھ لعنت اور قسم خدا کے
عیسے کا تین بار صاف انکار کر گئے (متی۔ باب ۲۶۔ مرقس۔ باب ۱۴۔ لوقا۔
باب ۲۲۔ یوحنا۔ باب ۱۸) پس ان حرکات حواری صاحبون اور یہ ارشاد
مسیح کو (متی۔ باب ۱۰۔ فقرہ۔ ۲۲۔ میرے نام کے باعث تم سبھی دشمنی کرینگے
پر وہ جو آخر تک برداشت کریگا سو ہی نجات پاویگا۔ ۳۲۔ جو کوئی آدمیون
کے آگے میرا اقرار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اسکا اقرار

کرونگا-٣٣-پر جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے
جو آسمان پر ہے اسکا انکار کرونگا-٣٩-جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئیگا
پر جو کوئی میرے واسطے اپنی جان کھوئیگا اُسے پائیگا-٤٠-جو مجھے قبول کرتا ہے اُسے
جسنے مجھے بھیجا قبول کرتا ہے-متی-باب ١٦-فقرہ-٢٥-جو کوئی اپنی جان بچایا چاہے
اُسے کھوئیگا پر جو کوئی میرے لئے جان کھوئیگا اُسے پائیگا-مرقس-باب ٨-فقرہ-٣٥-
جو کوئی چاہتا اپنی جان کو بچاوے اُسے گنوائیگا پر جو کوئی میرے اور انجیل کے لئے
اپنی جان کو گنوائیگا وہی اُسے بچاویگا-مرقس-باب ٩-فقرہ-٣٧-جو کوئی
مجھے قبول کرتا ہے نہ مجھے بلکہ اُسے جسنے مجھے بھیجا قبول کرتا ہے-مرقس-باب ١٣
فقرہ-١٣-اور میرے نام کے سبب سے تمہارے دشمن ہونگے پر جو کوئی آخر تک صبر
کریگا وہی نجات پاویگا-لوقا-باب ٩-فقرہ-٢٦-جو مجھ سے اور میری باتون
سے شرمائیگا ابن آدم بھی جب اپنے اور اپنے باپ اور پاک فرشتون کے جلال
کے ساتھ آویگا اُس سے شرمائیگا-لوقا-باب ١٢-فقرہ-٨-مین تمہین کہتا ہون
کہ جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کرے ابن آدم بھی خدا کے فرشتون کے آگے اسکا
اقرار کریگا-٩-پر جسنے آدمیون کے آگے میرا انکار کیا ہے خدا کے فرشتون کے
آگے اسکا انکار ہوگا-لوقا-باب ١٤-فقرہ-٢٦-اگر کوئی اپنی جان کی دشمنی نہ کرے

میرا شاگرد نهین - لوقا - باب ۱۷ - فقره - ۳۳ - جو شخص چاهے که اپنی جان بچاوے
اُسے کھوئیگا اور جو اپنی جان کھووے اُسے پاویگا - یوحنا - باب ۱۲ - فقره - ۲۵ -
جو اپنی جان کو عزیز رکھتا هے اُسے کھوئیگا اور وه جو اس جهان مین اپنی جان سے عداوت
رکھتا هے اُسے همیشه کی زندگی کے لئے محفوظ رکھیگا - الخ - عیسائی صاحبان بلا تعصب کے
ملاحظه کرکے فرماوین که حواری صاحبان کیسے لوگ تھے القصه شاگرد اُنکا عیسیٰ کے مصلوب
هوتے وقت حاضر رهنا کسی انجیل سے ثابت نهین لیکن یوحنا صاحب اپنی انجیل کے
باب ۱۹ - فقره - ۲۶ - مین لکھتے هین که آپ اسوقت حاضر تھے وه عبارت یه هے عیسیٰ نے اپنی
ما کو اور اس شاگرد کو جسے وه پیار کرتا تھا پاس کھڑے هوئے دیکھکر اپنی ما سے کها اے
عورت دیکھه یه تیرا بیٹا هے - الخ - اس عبارت مین پیارے شاگرد سے مراد یوحنا صاحب
هین جیسا که ثابت هے کتاب خلاصه تواریخ عهد جدید جو فرنچ زبان سے انگریزی مین
ریو صاحب سے ترجمه هوئی اور جسکو منتخب کرکے ولیم گیهان صاحب نے ۱۸۳۸ع
بلده ڈبلن مین مسٹر ڈگائن صاحب کی معرفت چھپا کرایا اسکے صفحه - ۱۹۵ - مین
لکھا هے جس کا خلاصه یه هے که یوحنا حواری بن زبدی باشنده بیت صیدا انبیا
سن شعور کو پهونچنے کے آگے شاگرد عیسیٰ کے بنے اغنیا هے رهے اور انبیا هے مرے جیسا که
جیروم صاحب کا بیان هے انکی انتها هی زندگی کی ظاهری و باطنی صفائی انکو

اس درجہ کو پہونچا ہی کہ عیسیٰ کے پیارے شاگرد کہلائے اور وقت اخیر طعام عیسیٰ کے اپنے
سر کو انکی گودی مین آرام دینے کے مستحق ہوئے اور عیسیٰ نے وقت سکرات اپنی صلیبی موت
کے ماں سے انکے لئے سفارش کی - انتہی - اس سے ثابت ہوا کہ پیارے شاگرد سے
مراد یوحنا صاحب ہی ہین پس یوحنا صاحب اپنی انجیل مین آپ اسوقت حاضر
تھے کہنا جو دوسرے انجیلون سے ثابت نہین (یعنے انہین صاف لکہا ہوا ہے
کہ بمجرد عیسیٰ کے گرفت ہوتے ہی سب شاگرد بھاگ گئے - متی - باب ۲۶ - فقرہ - ۵۶ -
مرقس - باب ۱۴ - فقرہ - ۵۰) قابل اعتبار نہین کیونکہ ہر ایک بات دو تین
گواہون سے ثابت کرنی ضرور (متی - باب ۱۸ - فقرہ - ۱۶ - دوم قرنتیون - باب ۱۳
فقرہ - ۱) قطع نظر اسکے عیسیٰ خود - یوحنا - باب ۱۶ - فقرہ - ۳۲ - مین فرماتے ہین تم
(شاگردان) سب مجھے اکیلا چھوڑ بھاگ جاؤگے تو بھی مین اکیلا نہین مگر خدا میرے
ساتھ ہے - الخ - اور تمام انجیل نویسان سب شاگرد بھاگ گئے لکھتے ہین پس یہ تمام
اقوال قول یوحنا صاحب کو صاف رد کرتے ہین لہذا بصافی تمام ثابت ہو گیا
کہ عیسیٰ کے مصلوب ہوتے وقت کوئی آپ کے شاگردون سے حاضر نہ تھا لیکن
مریم مگدلینی اور دوسری مریم اور بہت سی دوسری عورتین حاضر تھین مرقوم
ہے سو کچھ بھی اس امر کے ثبوت پر دلیل کافی نہین کیونکہ یے بیچاریان دور کہڑی تھین

تھین اور بہتیری بہت تھی (متی - باب ۲۷ - فقرہ - ۵۵ - مرقس - باب ۱۵ -
فقرہ - ۴۰ - لوقا - باب ۲۳ - فقرہ - ۲۷ - ۴۹) یہ کسی اور کو کانٹون کا تاج وغیرہ
پہنا کے مصلوب ہوا دیکھا ہین ہون کیونکہ اسوقت دو چور بھی مصلوب ہوے تھے
(متی - باب ۲۷ - فقرہ - ۳۸ - مرقس - باب ۱۵ - فقرہ - ۲۷ - لوقا - باب ۲۳ - فقرہ
۳۳ - یوحنا - باب ۱۹ - فقرہ - ۱۸ -) اور دو رکا بھی مقدمہ تھا اور عیسے بھی دشمنون
مین گرفتار ہوے جانتی تھین اور عورات ضعیف العقل بھی ہوتین ہین شاید
سمجھہ گئین کہ عیسے بھی لٹکائے گئے ایسی دلیلین حجت دین کو ثابت نہین کرسکتین
لہذا عیسے کا مصلوب ہونا کسی طرح سے بھی ثابت نہین آتا -

دوسری وجہ یہہ کہ عیسے متی - باب ۱۲ - فقرہ - ۳۹ - مین فرماتے ہین
کہ سوا یونس نبی کے نشان کے اور کچھہ بتایا نہ جائیگا - الخ - اس سے ثابت ہے
کہ عیسے ایک معجزہ مثل یونس بتلانے کا اقرار فرماتے ہین اور عیسائی صاحبان اس
معجزے سے مراد بھی بتلاتے ہین جو بعد مدفون ہونے کے آپ تیسرے دن قبر سے
جی اٹھے انکی تعبیر غلطی ہے - اسلئے کہ یہہ معجزہ عیسے ہرگز مثل یونس کے ہو نہین سکتا
کیونکہ یونس مچھلی کے پیٹ مین تین دن زندہ رہکر باہر نکلے تھے اور عیسے مرکر تین دن
کے اندر رہے تو مماثلت ان دونون معجزون کی کیونکر برابر ہو لیکن انبیاء -

کا قول صادق اور برحق ہے اسلئے عیسے موافق اقرار کے تین دن کہین زندے رہکر مثل یونس ظاہر ہوے ہو گے جس سے لوگون نے خیال کر لیا ہے کہ آپ مرکر تیسرے دن زندہ ہو نکلے۔

تیسری وجہ یہہ کہ انجیل برنباس مین صاف لکھا ہوا ہے کہ عیسے مصلوب نہین ہوے

چوتھی وجہ یہہ کہ علماء یہود کہتے ہین کہ شریعت مین لکھا ہے مسیح اخیر دنیا تک زندہ رہینگے جیسا کہ یوحنا۔ باب ۱۲۔ فقرہ ۳۴۔ مین مصرح ہے پہر مسیح مارے گئے اناجیلان مروجہ مین لکہا ہوا رہے تو کون یقین کرے۔

پانچوین وجہ یہہ کہ فانڈر صاحب کتاب دین حق کی تحقیق مطبوعہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۸۔ مین لکہتے ہین کہ عیسے مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندو لنے مین بولا مٹی کی چڑیان بنائین اور یہودیون کو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا اسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اسنے (محمد مصطفے نے) ناصریون کے قصے سے نکالین انتہے

پس سے ثابت ہوا کہ ناصریون کی کتابون مین مسیح کا نہ مارا جانا بخوبی لکھا ہوا ہے پس جب عیسے کا نہ مارا جانا ہر ایک طرح سے جہوٹ رہے تو کفارہ معصیت عالم کا ٹہرنا ہوا بہرا اڑ گیا۔

دوم یہہ کہ شافی عالم کو یہہ بات معلوم رہنا ضرور تہا کہ اپنی جان بہ رضا و رغبت

دیکے معصیت سے عالم کو مٹا ڈالنا اگر عیسے کو یہہ بات معلوم ہوتی اور اسکام کے لئے خداوند سے مقرر ہو کے آئے ہوئے ہوتے تو بیشک اپنی جان بہ رضا و رغبت معصیت عالم کے لئے دیتے جیسا کہ ایک نبی نے بہ رضا و رغبت حکم خداوند پر اپنی جان دیدیا۔ (اول سلاطین۔ باب ۲۰) بلکہ اسکے خلاف عیسے سے وقوع مین آیا یعنے آپ اپنی جان دینے پر بہت ناراض اور ایسی گریہ وزاری کرتے تھے کہ عرق آلودہ ہو گئے تھے اور التجا پر التجا کرتے اور کہتے تھے اے خدا تو میری جان بچا دے دیکہو یہہ قصہ۔ متی باب ۲۶۔ مرقس۔ باب ۱۴۔ لوقا۔ باب ۲۲۔ مین موجود ہے پس راضی سے جان دینے والے اور معصیت عالم مٹانے والے کو جان بچانے پر التجا پر التجا اور گریہ وزاری کرنیکی کیا ضرورت تھی اس سے تو یقین ہوا کہ عیسے شافی عالم خداوند سے مقرر ہو کے آئے ہی نہین تھے۔

سیوم یہہ کہ اگر عیسے بعقیدہ عیسائی اپنی جان دے معصیت سے عالم کو پاک کر دئے تھے تو وہ عذاب بسبب لغزش آدم کے جو واجب ہوئی اٹھہ جاتی وہ سزا یہہ تھے پیدایش۔ باب ۳۔ فقرہ ۱۴۔ اور خداوند خدا نے سانپ (ابلیس لعین) سے کہا کہ تو ملعون سب جانورون مین ملعون ہوا تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ ۱۵۔ اور مین تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان

دشمني ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگا اور تو اسکي ایڑي کو کاٹیگا - ۱۶ - اسنے عورت سے
کھا کہ مین تیرے حمل مین تیرے درد کو بہت بڑہاؤنگا اور درد سے تو لڑکے جنیگي
اور اپنے خصم کي طرف تیرا شوق ہوگا اور وہ تجہپر حکومت کریگا - ۱۷ -
اور آدم سے کھا زمین تیرے سبب سے لعنتي ہوئي اور تکلیف کے ساتھہ
تو اپني عمر بہر اس سے تو کھائیگا - ۱۸ - وہ تیرے لئے کانٹے اور اوراونٹ
کٹاري اگاویگي اور تو کھیت کي نبات کہائیگا - ۱۹ - تو اپنے منہہ کے پسینے کي
روٹي کہائیگا جبتک زمین مین پہر نہ جاوے - الخ - پس جب وہ سزا اونکو
باقي و جاري رہے تو کون یقین جانے کہ عیسے اپني جان دیکے معصیت سے
عالم کو بچادے اور آدم کے سبب سے آیا سو گناہ عالم سے دور ہوگیا اگر کھین اس
شخص کے گناہ عفو ہوگئے جسنے آپ پر ایمان لایا تو عیسائي صاحبان کب اس سزا و
بلا سے چھوٹے ہین انکي ایڑیون کو بھي سانپ ڈستے اور وے سانپون کے
سرون کو کچلتے انکي بي بیان بھي درد کے ساتھہ جنتین اور خاوند انکے انپر حکومت
کرتے اور روٹي کے لئے ایسي محنت مشقت اٹھاتے کہ اپنے وطنون کو چھوڑ
دور و دراز پہرتے اور انکي زمینون مین بھي آج تک کانٹے پہرا ئے اگتے ہین
پس ہم کسي دلیل سے یقین کرین کہ عیسے شافي عالم ہین لہذا آپ (رونڈ

گولڈسمت صاحب) کے دعوؤں کا بطلان بصفائی تمام ظاہر ہو گیا۔ اے
لوگو کیوں ایسی بے بنیاد باتوں پر کلکرتے عقیدہ لاتے اور اپنی عاقبت مفت
خراب کرتے ہیں ہم بسبب النسبت رشتۂ برادری جنسیت کے بہت افسوس کرتے
اور لکھتے ہیں ایسی باتیں کام نہیں آئیں گیں آخرش ضرور ایک دن اپنے خالق
برحق و خداوند واحد مطلق کے پاس جانا پڑیگا جہاں سوار و نے پلانے کا پینے
تہاراسنے دانت پیسنے دایم آتش میں جلنے سانپ بچھو ڈسنے اور اور عذاب
لاعلاج میں مبتلا ہونیکے اور کچھ نصیب نہ ہوگا اسلئے باز آؤ ایسی اوہامی اور خیالی
باتوں سے اور مشرف ہو دین اسلام سے جسکی تعریف تمہاری ساری کتابوں
میں بھری ہے بہتر ہوگا واسطے تمہارے عاقبت میں اور نجات ابدی پاؤ گے
اور خوشئ سرمدی حاصل کروگے اگر کتابی دلایل استوار کو نہ مانتے ہیں تو ہم ایک
عقلی دلیل دین اسلام کی صفائی سچائی اور اچھائی پر بتلاتے ہیں تا اسمیں تو بھی
تمہاری بھلائی ہو وہ یہہ ہے مشہور ہے کہ تین ادیان آسمانی ہیں یعنے
موسویہ عیسویہ و محمدیہ اور ہر ایک دین میں آسمانی کتاب بھی آئی ہے اور ہر ایک اپنے
دین کی سچائی پر نازاں ہے لیکن ہر ایک دین رہیگی کا اختلاف ہونے سے
باہمدیگر مباحثہ ہوا کرتا اور ایک دوسرے کو جھوٹا گردانتا ہے یعنے یہود لوگ

صرف اپنا ہی دین صحیح اور موسٰی نبی برحق کہتے ہین لیکن عیسٰی و محمد مصطفٰی کی
نبوت کے قایل نھین ہوتے اور انکے ادیان سے نفرت رکھتے اور عیسائی کہتے
ہین کہ دین موسوی اور عیسوی ناجی ہے اور عیسٰی و موسٰی پر عقیدہ رکھتے لیکن محمد مصطفٰی
کا انکار کرتے اور اہل اسلام صرف اپنا ہی دین ناسخ اور دین موسویہ و عیسویہ کو
منسوخ جانتے ہین لیکن موسٰی و عیسٰی و محمد مصطفٰی کو انبیاء برحق سمجھتے یعنی یہود صرف
موسٰی کو اور عیسائی موسٰی و عیسٰی کو اور اہل اسلام موسٰی عیسٰی و محمد مصطفٰی کو انبیاء برحق
جانتے اور انپر عقیدہ رکھتے ہین جواب دو اگر قیامت مین ان تین ادیانون سے کوئی
ایک سچا یقین ہو جاوے تو کونسی قوم کو نجات یقینی ہے اگر یہود کا سچا نکلے تو
تینون فرقے ناجی ہوے کیونکہ کل فرقے موسٰی کو بالاتفاق نبی برحق جانتے ہین اگر
نصارون کا دین سچا قرار پایا تو کرستان و مسلمان کا بھلا ہوا اور فرقہ یہود یعذاب
لاعلاج مین مبتلا ہوا - اور اگر دین محمدیہ سچا نکلے تو صرف نجات اہل اسلام کو ہوئی کیونکہ
یے سب انبیاء کو سچے جانتے اور انپر بہ جان و دل قربان ہوتے ہین مگر یہود و کرستان
دونون بعذاب لاعلاج مین گرفتار ہوے اسلئے کہ وے محمد مصطفٰی کی نبوت و رسالت
کا انکار کرتے اس سے ثابت ہوا ہر حال مین اہل اسلام کا بھلا ہے اور نجات یقینی بھی انھین
کے لئے ہے اور عاقل بھی یہی ہین - لوگو کیون نھین تم بھی جماعت مین عاقلون کے داخل

ہوتے اور نجات یقینی کے مستحق بنتے جسمین عاقبت بخیر ہے روضۂ رضوان کی سیر
ارے اے پیاسو پانی پاس آؤ اور وہ بھی جس کے پاس نقدی نہ ہو آؤ مول لو اور کھاؤ
اور آب نجات ابدی اور سرور سرمدی بے روپا و بے قیمت کے بکتا ہے خریدو تم
کس لئے اپنی چاندی حیات کو اسی چیز کے لئے جو روٹی نھین خرچ کرتے ہو اور کیون اُس
چیز کے واسطے جو آسودہ نھین کرتی مشقت کھینچتے ہو تم میری سنو تمہارا جی لذت لیگا
کان جھکاؤ اور مجھہ پاس آؤ تم سنو تا تمہاری جان زندہ رہے۔ پروردگارا تو گمراہون
کے دلون کو پھیر اور راستی طرف رجوع کر کیونکہ تو ہی اکیلا سبکے دلون کا پھیرنیوالا
اور سبکو نیک توفیق دینے والا ہے۔ اور سبکے تصدق مین میرا بھی خاتمہ بخیر کر بہ
طفیل خاتم النبیین سید المرسلین شفیع المذنبین و رحمت للعلمین آمین یارب العلمین

تمت

کتب بندۂ ناچیز سید عبد العزیز البیض
دستخط
سید عبد العزیز البیض

یا اهل الکتب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون

بعون الله تعالی وحسن توفیقه

رسالهٔ اثبات شفاعت در جواب اشتهارنامهٔ رورند ایم۔ جی۔ گولد اسمت صاحب

سنه ۱۲۹۹ هجری مقدسه

باهتمام کارپردازان مطبع

مطبوع مطبع انور محاکم مدراس طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰت والسلام علی شفیع المذنبین خاتم النبیین سید المرسلین ورحمت للعلمین وعلی آلہ الطاہرین واصحابہ اجمعین اما بعد آپ نے جو اشتہار نامہ نکالا ہے جسکی نقل یہہ ہے

ہر کسیکو جو قران سے ثابت کرسکتا ہے کہ محمد مصطفے جنکو بعض لوگ رسول اللہ کہتے ہین شفیع المذنبین بہی ہین عوض مین لارڈ عیسے مسیح کے جنکو قادر مطلق نے امت کا شفیع مقرر فرمایا ہے مرقوم الذیل مشتہر دو سو روپیہ اور ایک گاڑی گھوڑا دینیکا اقرار کرتا ہے۔

دستخط۔ یم۔ جی۔ گولڈ اسمت

اس سے آپکی یہہ غرض ہوگی کہ ایسی بے بنیاد باتون کی افواہ اڑانے سے دین اسلام مین خلل انداز ہو۔ اور جاہلون سے دین مسیحی کی ترقی آغاز ہو جبا سب مین دین اسلام دین مسیحی سا (جسمین بہت ہی جلد خلل واقع ہو گیا تہا اور جسکے پہلے

ہی طبقے والے یعنے حواری لوگ کا ایمان عیسٰے کے ہوتے ہوے تزلزل مین تھا
جنکی ضعیف الایمانی کے ثبوت مین خود عیسٰے کی بہت سی ارشادات اناجیلانِ
مروجہ مین موئید ہین جنکے مضمون کو اِن حوالون مین آپ دیکھہ لے سکتے ہین۔
متی۔ باب ۸ ۔فقرہ ۔ ۲۶ ۔ باب ۱۴ ۔فقرہ ۔ ۳۱ ۔ باب ۱۶ ۔فقرہ ۔ ۲۳ ۔
باب ۱۷ ۔فقرہ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ و ۲۰ ۔ باب ۲۶ ۔فقرہ ۔ ۳۴ ۔ ۳۴ ۔ ۳۷ و ۷۵ ۔
مرقس باب ۸ ۔فقرہ ۔ ۳۳ ۔ باب ۱۴ ۔فقرہ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ و ۷۱ ۔ باب ۱۶
فقرہ ۔ ۱۴ ۔ لوقا ۔ باب ۲۲ ۔فقرہ ۔ ۳۴ ۔ یوحنا ۔ باب ۱۳ ۔فقرہ ۔ ۳۸ ۔
گلتیون ۔ باب ۲ ۔فقرہ ۔ ۱۱ سے ۱۴ تک) دین نہین بلکہ وہ استوار
ایمانیون سے جنکی سچائی اور اچھائی و صداقت اور رفاقت پر خود
خداوند عزوجل اور محمد مصطفٰے اسکے مرسل اکمل شاہد ہین جنکی تحقیق اگر کسی
کو منظور ہو تو قران ایزدی اور احادیث نبوی مین تفاسیرون کی وساطت
سے دیکھہ لیوین ۔ بتدریج ترقی کرتا اور دنیا مین پہیلتا ہوا ہم تک پہونچکر
ایسا مضبوط پہاڑ سا بن گیا ہے جسکا پایہ زمین کی انتہاؤن تک دہسا ہوا
ہے جسپر اگر عاد سا بارہ مارے ضرر نہین ثمود سا زلزلہ واقع ہووے
خوف نہین نوح سا طوفان چلے خطر نہین لوط سا آگ برسے مضر نہین

یا اور کوئی سخت ترین مصیبت وارد ہووے کچھہ ڈر نہین بلکہ وہ ہر حال

بفضل ایزد متعال اپنے مقام پر بے خوف و خطر قایم رہتا ہے پس ایسے دین

استوار کو پادری صاحبون کی ہوائی باتین ہلا سکنا ممکن نہین - اس اشتہار

نامہ مین آپکے یے دعوے ہین - اول یہہ کہ محمد مصطفے پیغمبر نہین ہین (معاذ اللہ)

لیکن بعض لوگ (اہل اسلام) ایسا بول لیا کرتے ہین - دویم یہہ کہ قران شریف سے

ثابت نہین کہ محمد مصطفے شفیع المذنبین ہین - ثابت کرنیوالیکو آپ دو سو روپیہ

اور ایک گاڑی گہوڑا دینیکا اقرار کرتے ہین - سیوم یہہ کہ عیسے مسیح لارڈ یعنے

خدا ہین (معاذ اللہ) اور چہارم یہہ کہ عیسے مسیح شافی امت خداوند کی طرف

سے مقرر ہین - اسلئے اب ہمین لازم ہوا کہ آپ کے کل خیالی دعوؤن کا

بطلان بصفائی تمام ظاہر کرین -

اول دعوہ یہہ کہ محمد مصطفے نبی نہین مگر بعض لوگ آپکو رسول اللہ کہہ دیتے ہین

الخ - جناب من اس نبوت و رسالت کا چرچا ابتدا سے آسمانون کے

آسمان کی بلندیون کے اوپر اور زمین کی ساری انتہاؤن کی انتہاؤن کی

نیچے تک مشتہر ہے - اور ہر مخلوق کے لوح سینے پر اسکی مہر ہے - ہیکل انسانی

سے مظہر ہے - اور تمام کتب مین اسکی صاف ذکر ہے - اگرچہ متعصبین برائے

خوف طمع دنیا ظاہر آ- اسکے معترنہون تو بہی انکے قاضی دل اس امر پر انکو مطلع کراتی
ہوگے جسکو آپ نے بسبب مذہبی تعصب کے پوشیدہ رکھکے لوگ کو دہوکا
دینے پر یہہ تجویز نکالی ہے- اسلیئے ثبوت پر اس نبوت و رسالت مشہورہ کے
ہم آپ ہی صاحبون کے عقاید کی کتابون سے چند شواہد بطور نمونہ کے یہان
تحریر کر دیتے ہین تا پادری صاحبون کی غفلت دور ہو اور دین اسلام سے
مشرف ہونا انکو نصیب ہو-

اول شاہد- شریعت توریت مین اول کتاب پیدائش جو بمنزلہ بسم اللہ کے
ہے اسکے باب ۴۹ م ۱۰ مین یعقوب علیہ السلام شفیع المذنبین و رحمت للعلمین کی نبوت
و رسالت پر یہہ بشارت دیتے ہین- یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہوگا
نہ حاکم اسکے پاؤن کے درمیان جاتا رہیگا جبتک کہ سیلا نہ آوے اور قومین
اسکی پاس اکہٹی ہونگی وہ اپنا گدہا انگور کے درخت سے ہان اپنے گدھے کا بچہ
خاصہ انگور کے درخت سے باندھیگا وہ اپنا لباس مئے مین اور اپنی پوشاک
آب انگور مین دہو ویگا اسکی آنکہین مئے سے لال اور دانتین دودھ سے
سفید ہونگے- الخ- اس عبارت مین سیلا سے مراد شفیع المذنبین ہین-
کیونکہ آپ ہی کے تشریف لانے سے موافق پیشگوئی یعقوب بنی

اسرائیل یعنے یہود کے گھرانے سے بادشاہت و نبوت جاتی رہی اور معنی سیلا کی جو عبرانی زبانمین شیلو ہے یہود کے محققین یے کیئے ہین - وہ نشانی جسکے کہ واسطے مقرر ہے - صلح کر دینے والیکے آنے تلک - اور عالم محقق جیروم صاحب اپنے ترجمہ لیاٹن جسکو ولگیٹ کھتے ہین فرستادہ کئے ہین - پس بلاشبہہ بنی اسرائیل کے گھرانے سے بادشاہت و نبوت موقوف ہو جانیکی نشانی محمد مصطفے کے مبعوث ہونے سے ظاہر ہو چکی اور اسی طرح وقوع مین آیا لہذا سیلا سے مراد شفیع المذنبین ہین - اس عبارت مین گدھے سے مراد تابعدار اور گدھے کے بچہ سے تابعدار کا تابعدار جیسا کہ ثابت ہے - پیدایش باب ۴۹ فقرہ - ۱۴ - اشکار مضبوط گدھا ہے جب دیکھے زمین دلپسند ہے تو اپنا کاندھا بوجھہ اٹھانے کے لئے جھکا ئیگا اور خراج گذار بنیگا - الخ - اشکار یعقوب علیہ السلام کا پانچوان بیٹا ہے جس کے حق مین یعقوب نے پیش گوئی کی کہ تو اور تیری اولاد گدھے یعنے تابعدار کی مانند بوجھہ اٹھاویگی اور بادشاہون کے رعیت ہو کر تابعداری کریگی مگر بادشاہت نکریگی - اور انگور سے مراد غیر قوم اور خاصہ انگور سے قوم بنی اسرائیل ہے جیسا کہ ثابت ہے - اشعیا - باب ۵ - فقرہ - ۲ - اور اچھی اچھی تاکین اسمین لگایا اور انتظار کیا کہ اسمین اچھے انگور لگین لیکن

اسمین جنگلی انگور لگے۔ سو رب الافواج کا تاکستان بنی اسرائیل کا گھرانا ہے
الخ۔ اسکا مضمون یہہ ہے کہ خداوند عالم قوم بنی اسرائیل کو پسند کیا تاکہ وے
نیک عمل کرین جیسا کہ کسی نے تاک اچھے انگورون کی امید مین لگاتا ہے مگر یہہ
لوگ مثل بت پرستون کے بدعمل شروع کئے یعنے بد و جنگلی انگور اس تاکستان
مین ہوے ان تمام کا خلاصہ یہہ ہے۔ جب شفیع المذنبین تشریف شریف لاوینگے
تب خاندان اسرائیل سے بادشاہت جاتی رہیگی اور نبوت کا انکے گھرانے مین
عطا ہونا موقوف ہو جائیگا سو اسی طرح آپ کے مبعوث ہونے سے وقوع
مین آیا اور آپ کے تابعدار اور تابعدار کے تابعدار تمام بت پرستون اور یہود
و عیسائی سے جنگ و جہاد کئے اور تمام قوم آپکی تابعداری مین مجتمع ہوی اور
یہہ بہی ثابت ہے۔ کہ آپکی آنکہین سرخ اور دانتین دودھ سے سفید تھے
دیکہو کتاب سراپائے رسول اکرم مین صاف مصرح ہے۔

دویم شاہد۔ استثنا۔ باب ۱۸۔ فقرہ۔ ۱۵۔ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے
(بنی اسرائیل) ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا
تم اسکی طرف کان دہریو۔ ۱۷۔ اور خداوند نے مجہے (موسی کو) کہا۔ ۱۸۔ مین ان کے
لئے انکے بہائیون مین سے (بنی اسرائیل) تجہسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ مین

ڈالونگا اور جو کچھہ مین اُسے فرماؤنگا وہ سب اُن سے کہیگا - ۱۹ - اور ایسا ہوگا
کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اسکا حساب
اُس سے لونگا (نیست کرڈالونگا) - ۲۰ - لیکن وہ نبی کوئی بات میرے نام سے
کہے جس کے کہنے کا مین اُسے حکم نہین دیا - یا اور معبودون کے نام سے کہے تو وُہ
نبی قتل کیا جاوے - الخ - اور اعمال حواریین کے باب ۳ - فقرے - ۲۲ و ۲۳ -
مین بہی یہی مضمون ہے - الخ - موسٰے کی مانند کوئی نبی بنی اسرائیل کے بہائیون کی
اولاد سے سوا شفیع المذنبین کے جو افعال ظاہری مین موسٰے سے مناسبت
رکھنے والا ہوا ہی نہین یعنے جیسا موسٰے کو مستقل نئی شریعت توریت عطا
ہوی ویسا شفیع المذنبین کو بہی شریعت مستقل قرآن شریف جیسا موسٰے
سے ایک بڑی نئی امت استادہ ہوئی ویسا شفیع المذنبین سے ہی جیسا
موسٰے کو ایک نیا کعبہ بیت المقدس دیا گیا ویسا شفیع المذنبین کو بہی کعبہ مکہ
معظمہ جیسا موسٰے کو دو بڑے وزیر یوشع و کالب دئے گئے تہے اور جن
سے دین موسوی بڑے دبدبے کے ساتہہ مشہور ہوا - ویسا ہی شفیع المذنبین کو
دو بڑے وزیر صدیق اکبر رض و عمر فاروق رض دئے گئے تہے جنسے دین محمدی بڑے
زور و شور سے دبدبے کے ساتہہ ساری دنیا مین مشہور ہوا - جیسا

ڈالونگا اور جو کچھہ مین اُسے فرماؤنگا وہ سب اُن سے کھیگا۔ ۱۹۔ اور ایسا ہوگا
کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکے کھیگا نہ سنیگا تو مین اسکا حساب
اس سے لونگا (نیست کر ڈالونگا)۔ ۲۰۔ لیکن وہ نبی کوئی بات میرے نام سے
کھے جس کے کھنے کا مین اُسے حکم نہین دیا۔ یا اور معبودون کے نام سے کھے تو وہ
نبی قتل کیا جاوے۔ الخ۔ اور اعمال حوارئین کے باب ۳۔ فقرے۔ ۲۲ و ۲۳۔
مین بہی یہی مضمون ہے۔ الخ۔ موسٰے کی مانند کوئی نبی بنی اسرائیل کے بہائیون کی
اولاد سے سوا شفیع المذنبین کے جو افعال ظاہری مین موسٰے سے مناسبت
رکھنے والا ہوا ہی نہین یعنے جیسا موسٰے کو مستقل نئی شریعت توریت عطا
ہوی ویسا شفیع المذنبین کو بھی شریعت مستقل قران شریف جیسا موسٰے
سے ایک بڑی نئی امت استادہ ہوئی ویسا شفیع المذنبین سے ہی جیسا
موسٰے کو ایک نیا کعبہ بیت المقدس دیا گیا ویسا شفیع المذنبین کو بھی کعبہ مکہ
معظمہ جیسا موسٰے کو دو بڑے وزیر یوشع و کالب دئے گئے تھے اور جن
سے دین موسوی بڑے دبدبے کے ساتھہ مشہور ہوا۔ ویسا ہی شفیع المذنبین کو
دو بڑے وزیر صدیق اکبر و عمر فاروق دئے گئے تھے جنسے دین محمدی بڑے
زور و شور سے دبدبے کے ساتھہ ساری دنیا مین مشہور ہوا۔ جیسا

۲

موسے اور آپکی امت خداوند عالم کو واحد مطلق جانتے اور ختنہ کرتے
اور قربانی دیتے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتے ویسا ہی شفیع
المذنبین اور آپکی امت مرحومہ جانتے کرتے اور دیتے ہین پس ثابت ہو گیا
کہ موسے کی مانند کوئی نبی سوا شفیع المذنبین کے نہین ہوا چنانچہ قران شریف بہی
اس پر شاہد ہے۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى
فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ یعنے بہیجا ہمنے تمہاری طرف رسول گواہ تمپر جیسے بہیجا
تہا فرعون کی طرف رسول انتہے۔ یہان بہت سے عیسائی بنی اسرائیل کے
بہائی کی اولاد سے وہ نبی مثل موسے ہونے پر جو وعید ہے جگر کہائے ہین
یعنے ایسی تعبیر کرتے ہین کہ وہ نبی موعود بنی اسرائیل کے بارہ قبیلون مین سے
ہے اسلئے عیسے کو جو تیسرے قبیلے مین موافق قول لوقا صاحب کے اور چوتہے
قبیلے مین موافق قول متی صاحب کے ہین اسکے مصداق بتلاتے ہین یہہ انکا
دعوہ کسی صورت مین بہی ثابت نہین کیونکہ خدا تعالی اس عبارت مین تمام
قبیلے بنی اسرائیل کو ایک تن خطاب کرکے فرماتا ہے جیسا کہ اور مقام مین بہی
اسطرح فرمایا۔ استثنا۔ باب ۲۳۔ فقرہ۔ ۷۔ تو (بنی اسرائیل) کسی ادوم سے نفرت
نہ رکہیو کیونکہ وہ تیرا بہائی ہے۔ الخ۔ یہان تیرے بہائی سے مراد بنی عیص ہین

جو ایک جدی بہائی کل بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے ہین نہ کہ بنی اسرائیل کے کسی ایک
قبیلے سے مراد ہے پس جیسا یہان تیرے بہائی سے مراد سوا بارہ قبیلے
بنی اسرائیل کے ہے اسیطرح اول عبارت مین بہی تیرے بہائیون سے مراد
سوا بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے ہے مگر ایک ہی جدی ہونا شرط ہے موسی ا
کل بارہ قبیلے بنی اسرائیل کا ایک جدی بہائی سوا شفیع المذنبین کے جو اسمعیل
کی اولاد مین ہین اور کوئی ہو نہین سکتا جو موسے کا مشابہ ہو۔ اور عیسے
کو موسے کا مثل بنانا اور اس بشارت کے مصداق ٹہرانا تین طرح سے واجب ا
الرد ہے اولاً یہہ کہ زعم عیسائی موافق عیسے خدا۔ اور خدائی کے فرد ثانی ہین
پس خدا کو موسے بندے کا مشابہ ٹہرانا بالکل ناقص ہے۔ ثانیاً یہہ کہ عیسے
تابعدار شریعت موسے تہے جیسا کہ ثابت ہے۔ متی۔ باب ۵۔ فقرہ ۱۷۔ ا
یہہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتاب منسوخ کرنیکو آیا مین منسوخ کرنے
کو نہین بلکہ پوری کرنیکو آیا ہون۔ الخ۔ اور آپ عیسے صرف بنی اسرائیل امت موسے
کے راہ گم کردگون کو راہ راست پر پہیر لانے تشریف لائے تہے جیسا کہ
ثابت ہے۔ متی۔ باب ۱۵۔ فقرہ نمبر ۲۴۔ اسنے جواب مین کہا مین اسرائیل کے
گہر کی کہوئی ہوئی بہیڑون کے سوا۔ اور کسی پاس نہین بہیجا گیا۔ الخ۔ پس